سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿١﴾ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ﴿٢﴾ الَّذِيْ هُمْ
فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ﴿٣﴾ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿٤﴾ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿٥﴾ اَلَمْ
نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ﴿٦﴾ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ﴿٧﴾ وَّخَلَقْنٰكُمْ
اَزْوَاجًا ﴿٨﴾ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴿٩﴾ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ﴿١٠﴾
وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿١١﴾ وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ﴿١٢﴾ وَّ
جَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ﴿١٣﴾ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً
ثَجَّاجًا ﴿١٤﴾ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ﴿١٥﴾ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿١٦﴾ اِنَّ
يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ﴿١٧﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ
فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿١٨﴾ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿١٩﴾ وَّ
سُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿٢٠﴾ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ
مِرْصَادًا ﴿٢١﴾ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ﴿٢٢﴾ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ﴿٢٣﴾
لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ﴿٢٤﴾ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾
جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿٢٦﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿٢٧﴾

سورۃ النبا مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: قبروں سے اٹھانے پر قادر ہونے کے دلائل کا بیان اور انجام سے ڈرانا۔

تفسیر: (1) جب اللہ تعالیٰ نے مشرکین کی طرف اپنا رسول ﷺ بھیج دیا تو وہ ایک دوسرے سے کس چیز کے بارے میں سوال کرتے ہیں؟

(2) وہ ایک دوسرے سے بڑی خبر کے بارے میں پوچھتے ہیں، حالانکہ وہ یہ قرآن ہے جو ان کے رسول ﷺ پر نازل ہوا اور جس میں دوبارہ اٹھائے جانے کی خبر دی گئی ہے۔

(3) یہ قرآن جس کے بارے میں انھوں نے اختلاف کیا کہ وہ اسے کس چیز سے موصوف کریں: جادو یا شعر یا کہانت یا پہلوں کی داستانیں۔

(4) معاملہ اس طرح نہیں جیسے ان کا گمان ہے، قرآن کو جھٹلانے والے یہ لوگ بہت جلد اپنے جھٹلانے کے برے انجام کو جان لیں گے۔

(5) پھر بہت جلد انھیں اس کا یقین ہو جائے گا۔

(6) کیا ہم نے زمین کو ان کے لیے فرش نہیں بنایا جو ان کے رہنے سہنے کے لیے ہر طرح سے مناسب ہے؟

(7) ہم نے اس پر پہاڑوں کو میخوں کے قائم مقام کر دیا ہے جو اسے ہلنے اور حرکت کرنے سے روکتے ہیں۔

(8) اے لوگو! ہم نے تمھیں کئی قسموں میں پیدا کیا: کچھ تم میں مذکر اور کچھ مؤنث ہیں۔

(9) ہم نے تمھاری نیند مصروفیات ختم کرنے والی بنائی تاکہ تم آرام کرو۔

(10) اور ہم نے رات تمھیں تاریکی سے ڈھانپنے والی بنائی اس لباس کی طرح جس سے تم اپنا ستر چھپاتے ہو۔

(11) اور ہم نے دن کمائی اور روزی تلاش کرنے کا عرصہ بنایا۔

(12) ہم نے تمھارے اوپر سات آسمان بنائے جو اپنی بناوٹ میں نہایت مضبوط اور پائدار ہیں۔

(13) اور ہم نے سورج روشن چراغ بنایا جو شدید گرم اور چمکنے والا ہے۔ (14) اور ہم نے بارش برسانے والے بادلوں سے بکثرت بہنے والا پانی برسایا۔ (15) تاکہ ہم اس کے ذریعے سے کئی طرح کے اناج اور سبزیاں اگائیں۔ (16) اور ہم نے اس کے ساتھ گھنے باغات اگائے جن کے درختوں کی ٹہنیاں ایک دوسرے میں گھسی ہوئی ہوں۔

جب اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کی دلیل کے طور پر ان نعمتوں کا ذکر کیا تو ساتھ ہی دوبارہ اٹھائے جانے اور قیامت کا ذکر بھی کر دیا کیونکہ جو ان نعمتوں کو پیدا کرنے پر قادر ہے، وہ فوت ہو جانے والوں کو دوبارہ اٹھانے اور ان کا حساب لینے کی قدرت بھی رکھتا ہے، چنانچہ فرمایا:

(17) بلاشبہ مخلوقات کے درمیان فیصلے کے دن کا وقت مقرر ہے جو آگے پیچھے نہیں ہوگا۔ (18) جس دن فرشتہ صور میں دوسری مرتبہ پھونکے گا تو اے لوگو! تم گروہ در گروہ چلے آؤ گے۔

(19) آسمان کھول دیا جائے گا تو اس میں کھلے ہوئے دروازوں کی طرح سوراخ ہو جائیں گے۔ (20) اور پہاڑ چلنا شروع ہو جائیں گے یہاں تک کہ وہ بکھرے ہوئے گرد وغبار میں تبدیل ہو کر سراب کے مانند ہو جائیں گے۔ (21) بلاشبہ جہنم گھات لگائے مجرموں کے انتظار میں ہے۔ (22) وہ ظالموں کا ٹھکانا ہے جس کی طرف وہ لوٹیں گے۔

(23) وہ لمبا عرصہ اور مدتوں اس میں پڑے رہیں گے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ (24) وہ اس میں ٹھنڈی ہوا کا جھونکا بھی نہیں پائیں گے جو ان سے بھڑکتی آگ کی تپش کم کر سکے اور نہ پینے کی ایسی چیز پائیں گے جس سے انھیں سکون ولذت ملے۔ (25) وہ صرف سخت گرم پانی اور دوزخیوں کی بہتی پیپ ہی چکھیں گے۔

(26) یہ ان کے اس کفر اور گمراہی کی پوری پوری جزا ہوگی جس پر وہ دنیا میں اڑے ہوئے تھے۔ (27) بلاشبہ وہ دنیا میں اس بات سے نہیں ڈرتے تھے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ ان کا محاسبہ کرے گا کیونکہ وہ دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔ سو اگر وہ دوبارہ اٹھائے جانے سے ڈرتے تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے اور نیک عمل کرتے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کا مخلوق کو اس قدر پختگی سے پیدا کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ انھیں دوبارہ پیدا کرنے کی قدرت بھی رکھتا ہے۔ ❀ سرکشی آگ میں جانے کا بہت بڑا سبب ہے۔

وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۟ؕ وَكُلَّ شَیْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۟ۙ ٢٩
فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۟۠ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۟ۙ ٣١
حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۟ۙ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۟ۙ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۟ؕ ٣٤
لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۟ۚ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً
حِسَابًا ۟ۙ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ
لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۟ۚ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
صَفًّا ۟ؕۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۟ ٣٨
ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۟ ٣٩ اِنَّآ
اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۖۚ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ
وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِیْ كُنْتُ تُرٰبًا ۟۠ ٤٠

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۟ۙ ١ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۟ۙ ٢ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۟ۙ ٣
فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۟ۙ ٤ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۟ ٥ يَوْمَ تَرْجُفُ
الرَّاجِفَةُ ۟ۙ ٦ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۟ؕ ٧ قُلُوْبٌ يَّوْمَىِٕذٍ وَّاجِفَةٌ ۟ۙ ٨

ع 1 30 1 — ع 2 10 2 — وقف لازم

(28) اور انھوں نے ہمارے رسول پر نازل ہونے والی آیات کو کھل کر جھٹلایا۔
(29) ہم نے ان کے ہر عمل کو محفوظ اور شمار کر رکھا ہے اور وہ ان کے اعمال ناموں میں لکھا ہوا ہے۔ (30) سوائے سرکشو! یہ ہمیشہ کا عذاب چکھو، ہم تمھارا عذاب بڑھاتے ہی رہیں گے۔
(31) بلاشبہ اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرنے والے لوگ کامیابی کی جگہ میں ہوں گے جس میں وہ اپنا مطلوب پانے میں کامیاب ہو جائیں گے اور وہ جنت ہے۔ (32) جہاں باغات اور انگور ہیں۔
(33) اور نوجوان کنواری ہم عمر عورتیں ہیں۔ (34) اور شراب کے چھلکتے ہوئے جام ہیں۔ (35) وہ جنت میں بے ہودہ باتیں سنیں گے نہ جھوٹ، اور نہ وہ ایک دوسرے سے جھوٹ بولیں گے۔
(36) یہ سب کچھ ان کے رب کی عنایت اور عطا ہوگی جو بطور انعام ان کے لیے کافی ہوگی۔ (37) وہ رب جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور اس سب کا بھی رب ہے جو ان دونوں کے درمیان ہے، وہ دنیا و آخرت میں مہربان ہے۔ زمین و آسمان کی تمام مخلوقات میں سے کوئی بھی اس سے بات کرنے کی طاقت نہیں رکھتا مگر اُس وقت جب وہ اسے اجازت دے۔
(38) جس دن جبریل اور فرشتے صفیں باندھے کھڑے ہوں گے۔ وہ کسی کی سفارش کی بات نہیں کریں گے سوائے اس کے جسے رحمان سفارش کرنے کی اجازت دے اور وہ ٹھیک بات، جیسے کلمۂ توحید، زبان سے نکالے۔
(39) وہ دن جس کے بارے میں تمھیں بتایا گیا ہے، بلا شک وشبہ ہر صورت میں آنے والا ہے۔ جو اس میں اللہ کے عذاب سے نجات چاہتا ہے، اسے چاہیے کہ اپنے رب کو راضی کرنے والے نیک عمل اختیار کر کے اس کے ہاں ٹھکانا بنالے۔
(40) اے لوگو! بلاشبہ ہم نے تمھیں عنقریب آنے والے عذاب سے ڈرادیا ہے جس دن آدمی اپنے وہ اعمال دیکھے گا جو اس نے دنیا میں رہتے ہوئے آگے بھیجے اور کافر عذاب سے چھٹکارا پانے کی خواہش کرتے ہوئے کہے گا: اے کاش! میں جانوروں کی طرح مٹی ہو جاتا۔ یہ بات وہ اس وقت کرے گا جب جانوروں سے کہا جائے گا کہ مٹی ہو جاؤ۔

سورۃ النازعات مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن کی یاد دہانی۔

تفسیر: (1) اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں کی قسم کھائی ہے جو نہایت سختی اور شدت سے کافروں کی روحیں قبض کرتے ہیں۔
(2) اور ان فرشتوں کی قسم کھائی ہے جو ایمان والوں کی روحیں بڑی سہولت اور آسانی سے قبض کرتے ہیں۔
(3) اور ان فرشتوں کی قسم کھائی ہے جو بڑی تیزی سے اللہ کا حکم آسمان سے زمین پر لاتے ہیں۔
(4) اور اس نے ان فرشتوں کی قسم کھائی ہے جو اللہ کے حکم پر عمل کرنے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھتے ہیں۔
(5) اور اس نے ان فرشتوں کی قسم کھائی ہے جو اللہ کے ان فیصلوں کو نافذ کرتے ہیں جن کا اللہ تعالیٰ انھیں حکم دیتا ہے جیسے بندوں کے اعمال پر مقرر فرشتے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ساری قسمیں اس لیے کھائی ہیں کہ وہ انھیں حساب کتاب اور جزا و سزا کے لیے ضرور اٹھائے گا۔ (6) جس دن زمین پہلے نفخہ (صور پھونکے جانے) پر کانپے گی۔
(7) اس کے بعد دوسری بار صور پھونکا جائے گا۔ (8) کافر اور فاسق لوگوں کے دل اس دن ڈرے ہوئے ہوں گے۔

فوائد: ❀ کافروں کا عذاب بڑھایا جائے گا۔ ❀ پرہیزگاری جنت میں جانے کا بہت بڑا سبب ہے۔ ❀ قیامت کی ہولناکیوں کو یاد کرنا نیک اعمال پر آمادہ کرتا ہے۔ ❀ کافر کی روح شدت اور سختی سے جبکہ مومن کی روح نرمی اور سہولت سے قبض کی جاتی ہے۔

أَبۡصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿٩﴾ يَقُوۡلُوۡنَ ءَاِنَّا لَمَرۡدُوۡدُوۡنَ فِي الۡحَافِرَةِ ﴿١٠﴾ وقف لازم
ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿١١﴾ قَالُوۡا تِلۡكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿١٢﴾ وقف لازم
فَاِنَّمَا هِيَ زَجۡرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿١٣﴾ فَاِذَا هُمۡ بِالسَّاهِرَةِ ﴿١٤﴾ هَلۡ اَتٰىكَ
حَدِيۡثُ مُوۡسٰى ﴿١٥﴾ اِذۡ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالۡوَادِ الۡمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٦﴾ وقف لازم
اِذۡهَبۡ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿١٧﴾ فَقُلۡ هَلۡ لَّكَ اِلٰۤى اَنۡ
تَزَكّٰى ﴿١٨﴾ وَاَهۡدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخۡشٰى ﴿١٩﴾ فَاَرٰىهُ الۡاٰيَةَ
الۡكُبۡرٰى ﴿٢٠﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿٢١﴾ ثُمَّ اَدۡبَرَ يَسۡعٰى ﴿٢٢﴾ فَحَشَرَ
فَنَادٰى ﴿٢٣﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الۡاَعۡلٰى ﴿٢٤﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ
الۡاٰخِرَةِ وَالۡاُوۡلٰى ﴿٢٥﴾ اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَعِبۡرَةً لِّمَنۡ يَّخۡشٰى ﴿٢٦﴾ ءَاَنۡتُمۡ ع 1 26 3
اَشَدُّ خَلۡقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا ﴿٢٧﴾ رَفَعَ سَمۡكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿٢٨﴾ وَ
اَغۡطَشَ لَيۡلَهَا وَاَخۡرَجَ ضُحٰىهَا ﴿٢٩﴾ وَالۡاَرۡضَ بَعۡدَ ذٰلِكَ
دَحٰىهَا ﴿٣٠﴾ اَخۡرَجَ مِنۡهَا مَآءَهَا وَمَرۡعٰىهَا ﴿٣١﴾ وَالۡجِبَالَ اَرۡسٰىهَا ﴿٣٢﴾
مَتَاعًا لَّكُمۡ وَلِاَنۡعَامِكُمۡ ﴿٣٣﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الۡكُبۡرٰى ﴿٣٤﴾
يَوۡمَ يَتَذَكَّرُ الۡاِنۡسَانُ مَا سَعٰى ﴿٣٥﴾ وَبُرِّزَتِ الۡجَحِيۡمُ
لِمَنۡ يَّرٰى ﴿٣٦﴾ فَاَمَّا مَنۡ طَغٰى ﴿٣٧﴾ وَاٰثَرَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا ﴿٣٨﴾

(9) ذلت کے آثار ان کی آنکھوں سے نمایاں ہوں گے۔
(10) اور وہ کہتے تھے: کیا مرنے کے بعد ہمیں دوبارہ زندگی ملے گی؟ (11) کیا بھلا جب ہم گلی سڑی کھوکھلی ہڈیاں ہو جائیں گے تو اس کے بعد ہم لوٹیں گے؟
(12) انھوں نے کہا: اگر ہم لوٹے تو یہ لوٹنا نہایت نقصان دہ ہوگا، لوٹنے والا ناکام اور گھاٹے میں ہوگا۔ (13) دوبارہ اٹھانے کا معاملہ نہایت آسان ہے۔ یہ تو بس ایک خوفناک چیخ ہوگی اس فرشتے کی طرف سے جو صور پھونکنے پر مقرر ہے۔
(14) تب یکایک سب زندہ ہو کر زمین پر آجائیں گے جبکہ اس سے پہلے وہ زمین کے پیٹ میں مردے تھے۔
(15) اے رسول! کیا آپ کے پاس موسیٰ علیہ السلام کی خبر آئی ہے کہ ان کا اپنے رب اور اپنے دشمن فرعون کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ (16) جب ان کے رب نے انھیں (سیناء کی) پاکیزہ وادی طویٰ میں آواز دی۔
(17) اللہ تعالیٰ نے انھیں جو حکم دیا، اس میں یہ بھی تھا: فرعون کی طرف جائیں، بلاشبہ وہ ظلم اور سرکشی میں حد سے بڑھ گیا ہے۔
(18) اور اس سے کہیں: اے فرعون! کیا تو چاہتا ہے کہ کفر اور نافرمانیوں سے پاک ہو جائے؟
(19) اور میں تیری رہنمائی تیرے اس رب کی طرف کروں جس نے تجھے پیدا کیا اور تیری حفاظت فرمائی تاکہ تو اس سے ڈرے اور اس کی رضا والے کام کرے اور اس کی ناراضی والے کاموں سے بچے؟
(20) پھر موسیٰ علیہ السلام نے اس کے سامنے بہت بڑا معجزہ ظاہر فرمایا جو اس بات کی دلیل تھا کہ وہ اس کے رب کی طرف سے رسول ہیں اور وہ تھا ہاتھ اور عصا کا معجزہ۔
(21) مگر فرعون نے سرے سے اس معجزے کو جھٹلا دیا اور اس حکم کی نافرمانی کی جو موسیٰ علیہ السلام نے اسے دیا۔
(22) پھر اس نے اس دین پر ایمان لانے سے بھی منہ پھیر لیا جو موسیٰ علیہ السلام لائے تھے جبکہ وہ اللہ کی نافرمانی اور حق سے تصادم میں خوب محنت کرنے والا تھا۔
(23) اس نے موسیٰ علیہ السلام کو نیچا دکھانے کے لیے اپنی قوم اور اپنے پیروکاروں کو اکٹھا کیا اور یوں آواز دی:
(24) میں تمھارا سب سے بڑا رب ہوں، لہٰذا میرے علاوہ تم کسی کی اطاعت کے پابند نہیں۔ (25) پھر اللہ تعالیٰ نے اسے پکڑ لیا اور دنیا میں سمندر میں ڈبو کر مارا اور آخرت میں اسے سخت ترین عذاب میں مبتلا کرنے کی سزا دی۔ (26) بلاشبہ جو سزا ہم نے فرعون کو دنیا و آخرت میں دی، یقیناً اس میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے کے لیے نصیحت ہے اور وہی نصیحتوں سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ (27) اے دوبارہ اٹھائے جانے کو جھٹلانے والو! کیا تمھیں وجود بخشنا اللہ تعالیٰ کے لیے زیادہ مشکل ہے یا آسمان کو وجود میں لانا جو اس نے بنایا ہے؟
(28) اس نے اس کو اُوپر کی جانب اونچا کیا اور اسے اس طرح ہموار کیا کہ اس میں کوئی کمی، شگاف اور عیب نہ رہنے دیا۔ (29) اور اس کی رات اندھیری کر دی جب اس کا سورج غروب ہو گیا اور جب وہ مشرق سے نکلا تو اس کے نور کو ظاہر کر دیا۔ (30) اور آسمان پیدا کرنے کے بعد زمین کو پھیلا دیا اور اس کے فوائد بھی اس میں رکھ دیے۔ (31) اس سے جاری چشموں کی صورت میں اس کا پانی نکالا اور اس میں ایسا سبزہ اگایا جسے جانور چرتے ہیں۔ (32) اور پہاڑ زمین پر خوب گاڑ دیے۔ (33) اے لوگو! یہ سب تمھارے اور تمھارے جانوروں کے فائدے کے لیے ہے۔ سو جس نے یہ سب کچھ پیدا کیا، وہ انھیں نئے سرے سے پیدا کرنے سے عاجز نہیں۔ (34) پھر جب دوسری دفعہ صور پھونکا جائے گا جو اپنی ہولناکی سے ہر چیز اپنی لپیٹ میں لے لے گا اور قیامت قائم ہو جائے گی۔ (35) جس دن قیامت آئے گی، انسان اپنے کیے ہوئے اچھے یا برے سب کام یاد کرے گا۔ (36) جہنم لائی جائے گی اور ہر دیکھنے والے کے سامنے اسے ظاہر کر دیا جائے گا۔
(37) تو جس نے گمراہی میں حد سے تجاوز کیا ہوگا۔ (38) اور دنیا کی فانی زندگی کو آخرت کی دائمی اور ہمیشہ کی زندگی پر ترجیح دی ہوگی۔

فوائد: ❀ دعوت دیتے ہوئے مخاطب سے نرمی برتنا واجب ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق کی تفصیلات بیان فرمائی ہیں۔

فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ﴿٣٩﴾ وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَ
نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ﴿٤٠﴾ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ﴿٤١﴾
يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ﴿٤٢﴾ فِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرَاهَا ﴿٤٣﴾
إِلَىٰ رَبِّكَ مُنْتَهَاهَا ﴿٤٤﴾ إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَخْشَاهَا ﴿٤٥﴾ كَأَنَّهُمْ
يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا ﴿٤٦﴾

ع 2 20 4

سُورَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَأَرْبَعُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعٌ وَاحِدٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

عَبَسَ وَتَوَلَّىٰ ﴿١﴾ أَنْ جَاءَهُ الْأَعْمَىٰ ﴿٢﴾ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ
يَزَّكَّىٰ ﴿٣﴾ أَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرَىٰ ﴿٤﴾ أَمَّا مَنِ اسْتَغْنَىٰ ﴿٥﴾
فَأَنْتَ لَهُ تَصَدَّىٰ ﴿٦﴾ وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكَّىٰ ﴿٧﴾ وَأَمَّا مَنْ
جَاءَكَ يَسْعَىٰ ﴿٨﴾ وَهُوَ يَخْشَىٰ ﴿٩﴾ فَأَنْتَ عَنْهُ تَلَهَّىٰ ﴿١٠﴾ كَلَّا
إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿١١﴾ فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَهُ ﴿١٢﴾ فِي صُحُفٍ مُكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾
مَرْفُوعَةٍ مُطَهَّرَةٍ ﴿١٤﴾ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾
قُتِلَ الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ ﴿١٧﴾ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ﴿١٨﴾
مِنْ نُطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ ﴿١٩﴾ ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ ﴿٢٠﴾

(39) تو آگ ہی اس کا ٹھکانا ہوگی جس کی طرف وہ جائے گا۔

(40)، (41) اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے حرام کیے ہوئے کاموں پر مبنی خواہشاتِ نفس کی پیروی سے خود کو روکے رکھا ہوگا تو جنت ہی اس کا ٹھکانا ہے جہاں وہ قیام کرے گا۔

(42) اے رسول! یہ دوبارہ اٹھائے جانے کو جھٹلانے والے لوگ آپ سے پوچھتے ہیں: قیامت کب واقع ہوگی؟ (43) آپ کو اس کا علم نہیں کہ آپ انھیں بتائیں اور نہ یہ آپ کی ذمہ داری میں سے ہے۔ آپ کا کام تو صرف اس کے لیے تیاری ہے۔

(44) قیامت کا علم اول و آخر صرف آپ کے رب کے پاس ہے۔ (45) آپ تو صرف اسے خبردار کرنے والے ہیں جو قیامت سے ڈرتا ہے کیونکہ وہی آپ کی وارننگ سے فائدہ اٹھائے گا۔

(46) جس دن یہ لوگ قیامت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے، اس دن انھیں ایسے معلوم ہوگا کہ وہ دنیا کی زندگی میں صرف ایک دن کی شام یا صبح ہی ٹھہرے ہیں۔

سورۂ عبس مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: اپنے رب سے بے پروائی برتنے والے کافروں کو دوبارہ اٹھائے جانے کے واضح دلائل یاد دلانا۔

تفسیر: (1) رسول اللہ ﷺ نے اپنے چہرے کے تیور بدلے اور منہ پھیر لیا۔ (2) اس لیے کہ آپ کے پاس ایک نابینا شخص عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ راہنمائی حاصل کرنے کے لیے آیا۔ وہ جب آیا تو رسول اکرم ﷺ مشرکوں کے سرغنوں کے ساتھ محوِ گفتگو تھے، اس امید پر کہ شاید وہ ہدایت پا جائیں۔

(3) اے رسول (ﷺ)! آپ کو کیا معلوم کہ شاید یہ نابینا اپنے گناہوں سے پاک ہو جائے؟ (4) یا آپ کی نصیحتیں سن کر ان سے سبق حاصل کرے اور ان سے فائدہ اٹھائے۔

(5) وہ شخص جو اپنے اس مال کی وجہ سے جو اس کے پاس ہے، خود کو اس پر ایمان لانے سے بے نیاز سمجھتا ہے جو آپ لے کر آئے ہیں۔ (6) تو آپ اس کی ہدایت کے درپے ہیں اور اس پر پوری توجہ دیتے ہیں۔ (7) حالانکہ اس کے اللہ کے حضور توبہ کر کے اپنے گناہوں سے پاک نہ ہونے سے آپ کو کیا فرق پڑتا ہے؟

(8) اور جو خیر کی تلاش میں دوڑ دھوپ کرتا آپ کے پاس آیا۔ (9) اور وہ اپنے رب سے ڈرتا بھی ہے۔

(10) تو آپ اسے چھوڑ کر مشرکین کے سرغنوں پر توجہ دیتے ہیں۔ (11) یہ ٹھیک نہیں۔ یہ قرآن تو صرف اس کے لیے نصیحت اور یاد دہانی ہے جو توجہ کرے۔

(12) سو جس کا جی چاہے کہ وہ اللہ کو یاد کرے تو کر لے اور اس قرآن میں جو کچھ ہے، اس سے نصیحت پکڑے۔ (13) یہ قرآن تو پُرعظمت صحیفوں میں فرشتوں کے پاس ہے۔

(14) جو بہت اونچے مقام پر رکھے گئے ہیں۔ وہ ایسے پاک صاف ہیں کہ کسی قسم کے میل کچیل اور گندگی کی وہاں تک رسائی نہیں۔

(15) یہ ایسے پیغام پہنچانے والے فرشتوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ (16) جو اپنے رب کے ہاں نہایت معزز ہیں اور خیر اور اطاعت کے کام بکثرت کرنے والے ہیں۔

(17) لعنت ہو کافر انسان پر، وہ کس قدر اللہ کا ناشکرا اور منکر ہے! (18) اللہ تعالیٰ نے اسے کس چیز سے پیدا کیا کہ وہ زمین میں تکبر کرتا اور اسی کا انکار کرتا ہے؟

(19) حالانکہ اس نے نہایت حقیر اور معمولی پانی سے اسے پیدا کیا اور اس کی تخلیق کے مختلف مرحلے مقرر کیے۔

(20) پھر ان سارے مراحل کے بعد اس کے لیے اس کی ماں کے پیٹ سے نکلنے کا راستہ آسان کیا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کا خوف اور نفسانی خواہشات کی پیروی سے رکنا ان اسباب میں سے ہے جو جنت میں لے جانے کا باعث بنتے ہیں۔ ❀ قیامت کا علم ان غیب کی باتوں میں سے ہے جنھیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ❀ عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا نبیٔ اکرم ﷺ سے اظہارِ ناراضی اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ ❀ طالب علم اور راہنمائی حاصل کرنے والے کو اہمیت دینے کا بیان ہے۔

ثُمَّ أَمَاتَهُۥ فَأَقْبَرَهُۥ ﴿٢١﴾ ثُمَّ إِذَا شَآءَ أَنشَرَهُۥ ﴿٢٢﴾ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ
أَمَرَهُۥ ﴿٢٣﴾ فَلْيَنظُرِ ٱلْإِنسَٰنُ إِلَىٰ طَعَامِهِۦٓ ﴿٢٤﴾ أَنَّا صَبَبْنَا ٱلْمَآءَ
صَبًّا ﴿٢٥﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا ٱلْأَرْضَ شَقًّا ﴿٢٦﴾ فَأَنۢبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ﴿٢٧﴾ وَ
عِنَبًا وَقَضْبًا ﴿٢٨﴾ وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ﴿٢٩﴾ وَحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿٣٠﴾ وَفَٰكِهَةً
وَأَبًّا ﴿٣١﴾ مَّتَٰعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَٰمِكُمْ ﴿٣٢﴾ فَإِذَا جَآءَتِ ٱلصَّآخَّةُ ﴿٣٣﴾
يَوْمَ يَفِرُّ ٱلْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ﴿٣٤﴾ وَأُمِّهِۦ وَأَبِيهِ ﴿٣٥﴾ وَصَٰحِبَتِهِۦ
وَبَنِيهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ ٱمْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴿٣٧﴾
وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿٣٨﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾ وَوُجُوهٌ
يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ
ٱلْكَفَرَةُ ٱلْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾

ع 1 42 5

سُورَةُ التَّكْوِيرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

إِذَا ٱلشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿١﴾ وَإِذَا ٱلنُّجُومُ ٱنكَدَرَتْ ﴿٢﴾ وَإِذَا ٱلْجِبَالُ
سُيِّرَتْ ﴿٣﴾ وَإِذَا ٱلْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿٤﴾ وَإِذَا ٱلْوُحُوشُ
حُشِرَتْ ﴿٥﴾ وَإِذَا ٱلْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿٦﴾ وَإِذَا ٱلنُّفُوسُ زُوِّجَتْ ﴿٧﴾

(21) پھر اس نے زندگی میں اس کی جتنی عمر مقرر کی تھی، اس کے بعد اسے موت دی اور اس کی ایک قبر بنائی جس میں وہ دوبارہ اٹھائے جانے تک باقی رہے گا۔

(22) پھر جب وہ چاہے گا، حساب کتاب اور جزا سزا کے لیے اسے اٹھائے گا۔ (23) معاملہ ایسے نہیں جیسے یہ کافر سمجھتا ہے کہ اس نے اپنے رب کا وہ حق ادا کر دیا ہے جو اس کے ذمے ہے، حالانکہ اس نے وہ فرائض ادا نہیں کیے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ضروری ٹھہرائے۔

(24) اللہ کے ساتھ کفر کرنے والے انسان کو چاہیے کہ جو کھانا وہ کھاتا ہے، اسے دیکھے کہ وہ اسے کس طرح ملا؟! (25) پس اس کی اصل اُس زوردار بارش سے ہے جو آسمان سے کثرت سے نازل ہوتی ہے۔

(26) پھر ہم نے زمین کو پھاڑا تو وہ نباتات کے ساتھ پھٹ پڑی۔ (27) پھر ہم نے اس میں گندم، مکئی وغیرہ کے دانے اگائے۔ (28) اور ہم نے اس میں انگور اور سرسبز چارہ اگایا تاکہ ان کے جانوروں کی خوراک بنے۔

(29) اور ہم نے اس میں زیتون اور کھجور کے درخت اگائے۔ (30) اور ہم نے اس میں بہت زیادہ درختوں والے باغات اگائے۔ (31) اور ہم نے اس میں پھل اگائے اور وہ کچھ اگایا جو تمھارے چوپائے چرتے ہیں۔

(32) تمھارے فائدے اور تمھارے چوپایوں کے فائدے کے لیے۔ (33) پھر جب نہایت سخت چیخ بلند ہوگی جو کانوں کو بہرہ کر دے گی۔ اور یہ دوسری بار صور پھونکنا ہوگا۔

(34) جس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا۔ (35) اور اپنی ماں اور باپ سے بھاگے گا۔

(36) اور اپنی بیوی اور اولاد سے بھاگے گا۔ (37) اس دن پریشانی اور بے چینی کی شدت کی وجہ سے ہر ایک کی ایسی حالت ہوگی جو اسے دوسرے سے بے پروا بنا دے گی۔

(38) نیک بختوں کے چہرے اس دن روشن ہوں گے۔

(39) وہ ان نعمتوں کی بنا پر ہنستے مسکراتے اور خوش وخرم ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ان کے لیے تیار کی ہیں۔ (40) اور بدبختوں کے چہروں پر اس دن گرد وغبار ہوگا۔

(41) ان پر تاریکی چھا رہی ہوگی۔ (42) مذکورہ بالا حال سے دوچار لوگ وہ ہوں گے جنھوں نے کفر اور گناہوں کو جمع کیا۔

سورۃ التکویر مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: دوبارہ اٹھائے جانے کے وقت کائنات کے ٹوٹ پھوٹ جانے کے ذریعے سے لوگوں کو نصیحت کرنے میں قرآن کا کمال۔

تفسیر: (1) جب سورج کا وجود سمیٹ لیا جائے گا اور اس کی روشنی ختم ہو جائے گی۔

(2) اور جب ستارے گر جائیں گے اور ان کی چمک ختم کر دی جائے گی۔ (3) اور جب پہاڑوں کو ان کی جگہ سے ہلا دیا جائے گا۔

(4) اور جب حاملہ اونٹنیاں بے کار چھوڑ دی جائیں گی جن کے مالک ان میں بڑی رغبت رکھتے تھے۔

(5) اور جب وحشی جانور انسانوں کے ساتھ ایک ہی میدان میں اکٹھے کر دیے جائیں گے۔ (6) اور جب سمندروں کو جلایا جائے گا حتی کہ وہ آگ بن جائیں گے۔ (7) اور جب ہر انسان کو اس کے ہم مذہب سے ملا دیا جائے گا، چنانچہ بدکار کو بدکار کے ساتھ اور پرہیزگار کو پرہیزگار کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔

فوائد: ❀ قیامت کے دن کی ہولناکیوں کی شدت کہ ہر شخص کو صرف اپنی پڑی ہوگی، حتی کہ انبیاء (علیہم السلام) بھی کہیں گے: نَفْسِي نَفْسِي. ❀ قیامت کے دن آدمی کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس کے نیکی یا برائی میں وہ مشابہ ہو۔

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝٨ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝٩ وَاِذَا الصُّحُفُ
نُشِرَتْ ۝١٠ وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝١١ وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ۝١٢
وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝١٣ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ ۝١٤ فَلَاۤ
اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝١٥ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝١٦ وَالَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۝١٧
وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۝١٨ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ۝١٩ ذِیْ
قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِیْنٍ ۝٢٠ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ ۝٢١ وَ
مَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝٢٢ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ ۝٢٣
وَمَا هُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ۝٢٤ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ
رَّجِیْمٍ ۝٢٥ فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ ۝٢٦ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝٢٧
لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ یَّسْتَقِیْمَ ۝٢٨ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ
یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝٢٩ ع

1 ع 29 6

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰیَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝١ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝٢ وَاِذَا الْبِحَارُ
فُجِّرَتْ ۝٣ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝٤ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝٥

(8) جب زندہ دفن کی گئی بچی سے اللہ تعالیٰ پوچھے گا۔
(9) تجھے جس نے قتل کیا، کس جرم میں قتل کیا؟
(10) جب بندوں کے اعمال نامے کھول دیے جائیں گے تاکہ ہر ایک اپنا اعمال نامہ پڑھ لے۔
(11) جس دن آسمان کی اوپری تہ اس طرح اتار لی جائے گی جیسے بکری کی کھال اتاری جاتی ہے۔ (12) اور جب دوزخ کی آگ بھڑکائی جائے گی۔ (13) اور جب جنت پرہیزگاروں کے قریب کی جائے گی۔ (14) جب یہ سب کچھ ہو جائے گا تو ہر انسان جان لے گا جو عمل اس نے اس دن کے لیے آگے بھیجا ہوگا۔
(15) اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے ان ستاروں کی جو رات کے وقت نکلنے سے پہلے چھپے ہوتے ہیں۔ (16) جو اپنے اپنے مداروں میں چلتے رہتے ہیں اور صبح کے طلوع ہونے پر منظر سے غائب ہو جاتے ہیں، جیسے ہرن اپنی پناہ گاہ میں داخل ہو جاتا ہے۔
(17) اللہ تعالیٰ نے رات کے ابتدائی حصے کی قسم کھائی جب وہ شروع ہو اور آخری حصے کی جب وہ جانے لگے۔ (18) اور صبح کی قسم کھائی جب اس کی روشنی پھوٹے۔ (19) بلاشبہ محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہونے والا قرآن یقیناً اللہ کا کلام ہے جو ایک امانت دار فرشتے جبریل علیہ السلام نے پہنچایا، جسے اللہ نے اس پر امین بنایا ہے۔ (20) جو نہایت قوت والا، عرش کے پاک رب کے نزدیک عظیم شان والا ہے۔
(21) آسمان والے جس کی اطاعت کرتے ہیں۔ جو وحی وہ پہنچاتا ہے، اس پر امین ہے۔ (22) اور محمد رسول اللہ ﷺ جو تمھارے ساتھ رہتے ہیں اور جن کی عقل و دانش اور امانت و صداقت تم خوب جانتے ہو، وہ دیوانے نہیں جیسا کہ تم بہتان لگاتے ہوئے دعویٰ کرتے ہو۔ (23) یقیناً تمھارے ساتھی (محمد رسول اللہ ﷺ) نے جبریل علیہ السلام کو آسمان کے کھلے کنارے پر ان کی اصل شکل میں دیکھا۔
(24) تمھارے ساتھی تمھارے بارے میں بخیل نہیں کہ تمھیں وہ چیز پہنچانے میں بخل کریں جس کے پہنچانے کا ان کو حکم ملا اور نہ وہ کاہنوں یعنی غیب کی خبریں بتانے والوں کی طرح اس کی کوئی اجرت لیتے ہیں۔ (25) اور یہ قرآن اللہ کی رحمت سے دھتکارے ہوئے شیطان کا کلام ہرگز نہیں۔
(26) ان دلائل کے بعد اس کے اللہ کی طرف سے ہونے کا انکار کرنے کے لیے تم کس راہ پر چلو گے؟ (27) قرآن تو جنوں اور انسانوں کے لیے سراسر یاددہانی اور نصیحت ہے۔
(28) اس کے لیے جو تم میں سے حق کی راہ پر قائم رہنا چاہے۔ (29) اور تم راہِ حق میں ثابت قدمی وغیرہ نہیں چاہ سکتے مگر اس وقت جب اللہ تعالیٰ یہ چاہے جو تمام مخلوقات کا رب ہے۔

سورۃ الانفطار مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: انسان کو دھوکہ کھانے اور قیامت کا دن بھول جانے سے خبردار کرنا۔

تفسیر: (1) جب فرشتوں کے اترنے کے لیے آسمان پھٹ جائے گا۔
(2) اور جب ستارے جھڑ کر بکھر جائیں گے۔
(3) اور جب سمندروں کو ایک دوسرے پر کھول دیا جائے گا اور وہ (براعظموں کی درمیانی رکاوٹیں دور ہونے سے) آپس میں پوری طرح مل جائیں گے۔
(4) اور جب قبروں میں موجود مردوں کو دوبارہ اٹھانے کے لیے قبروں کی مٹی کو الٹ دیا جائے گا۔
(5) اس وقت ہر انسان جان لے گا کہ اس نے کیا عمل آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا جس پر عمل نہیں کیا۔

فوائد: ❀ جب زندہ دفن کی گئی بچّی سے پوچھا جائے گا تو زندہ دفن کرنے والے کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ اور یہ اس منظر کی ہولناکی کی دلیل ہے۔ ❀ بندے کا ارادہ اللہ تعالیٰ کے ارادے کے تابع ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلْإِنسَٰنُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ ٱلْكَرِيمِ ﴿٦﴾ ٱلَّذِى خَلَقَكَ
فَسَوَّىٰكَ فَعَدَلَكَ ﴿٧﴾ فِىٓ أَىِّ صُورَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ﴿٨﴾ كَلَّا بَلْ
تُكَذِّبُونَ بِٱلدِّينِ ﴿٩﴾ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَٰفِظِينَ ﴿١٠﴾ كِرَامًا كَٰتِبِينَ ﴿١١﴾
يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ﴿١٢﴾ إِنَّ ٱلْأَبْرَارَ لَفِى نَعِيمٍ ﴿١٣﴾ وَإِنَّ
ٱلْفُجَّارَ لَفِى جَحِيمٍ ﴿١٤﴾ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ ٱلدِّينِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ
عَنْهَا بِغَآئِبِينَ ﴿١٦﴾ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا يَوْمُ ٱلدِّينِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَآ
أَدْرَىٰكَ مَا يَوْمُ ٱلدِّينِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ
ع 1 19 7 شَيْـًٔا ۖ وَٱلْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ﴿١٩﴾ ع

سُورَةُ الْمُطَفِّفِينَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَثَلٰثُونَ اٰيَةً

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ﴿١﴾ ٱلَّذِينَ إِذَا ٱكْتَالُوا۟ عَلَى ٱلنَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ﴿٢﴾
وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ﴿٣﴾ أَلَا يَظُنُّ أُو۟لَٰٓئِكَ أَنَّهُم
مَّبْعُوثُونَ ﴿٤﴾ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٥﴾ يَوْمَ يَقُومُ ٱلنَّاسُ لِرَبِّ
ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٦﴾ كَلَّآ إِنَّ كِتَٰبَ ٱلْفُجَّارِ لَفِى سِجِّينٍ ﴿٧﴾ وَمَآ أَدْرَىٰكَ
مَا سِجِّينٌ ﴿٨﴾ كِتَٰبٌ مَّرْقُومٌ ﴿٩﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿١٠﴾

(6) اے اپنے رب کے منکر انسان! تیرے رب نے جب اپنی طرف سے مہربانی کرتے ہوئے تجھے مہلت دی اور تجھے سزا دینے میں جلدی نہیں کی تو تو اپنے رب کے حکم کی مخالفت کس بنیاد پر کرتا ہے؟

(7) وہ جس نے تجھے عدم سے وجود بخشا اور تجھے برابر اور مناسب اعضاء والا بنایا۔

(8) اس نے جس صورت میں تجھے پیدا کرنا چاہا، پیدا کیا۔ یقیناً اس نے تجھ پر انعام کیا جب اس نے تجھے گدھے کی صورت میں پیدا نہیں کیا اور نہ تجھے بندر اور کتے وغیرہ کی شکل میں بنایا۔

(9) اے دھوکا کھانے والو! معاملہ ایسے نہیں جیسے تم نے سوچ رکھا ہے بلکہ تم جزا کے دن کو جھٹلاتے ہو اور اس کے لیے اچھے عمل نہیں کرتے۔ (10) بلاشبہ تم پر ایسے فرشتے مقرر ہیں جو تمھارے اعمال محفوظ کرتے ہیں۔

(11) جو اللہ کے ہاں بڑے معزز لکھنے والے ہیں، وہ تمھارے اعمال لکھتے ہیں۔ (12) جو بھی کام تم کرتے ہو، وہ اسے جانتے ہیں اور پھر اسے لکھ لیتے ہیں۔

(13) بلاشبہ کثرت سے بھلائی اور اطاعت کے کام کرنے والے قیامت کے دن یقیناً ہمیشہ کی نعمتوں میں ہوں گے۔

(14) اور بلاشبہ برائیوں والے یقیناً ایسی آگ میں ہوں گے جو ان پر بھڑک رہی ہوگی۔ (15) وہ جزا کے دن اس میں داخل ہوں گے اور اس کی تپش جھیلیں گے۔

(16) وہ اس سے کبھی غائب نہ ہونے پائیں گے بلکہ وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ (17) اے رسول (ﷺ)! آپ کو کیا خبر کہ بدلے کا دن کیا ہے؟

(18) پھر آپ کو کیا معلوم کہ بدلے کا دن کیا ہے؟ (19) جس دن کوئی کسی کو فائدہ دینے کی طاقت نہ رکھتا ہوگا اور اس دن ہر طرح کا معاملہ صرف اکیلے اللہ کے پاس ہوگا۔ کسی دوسرے کا کوئی دخل نہ ہوگا۔ اللہ جیسے چاہے گا تصرف کرے گا۔

سورۃ المطففین مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: جھٹلانے والے ظالموں کو قیامت کے دن سے ڈرانا اور ایمان والوں کو اس کے ذریعے سے بشارت دینا۔

تفسیر: (1) ہلاکت اور نقصان ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے۔

(2) یہ وہ لوگ ہیں کہ جب دوسروں سے ناپ کر لیتے ہیں تو اپنا حق بغیر کسی کمی کے پورا پورا وصول کرتے ہیں۔

(3) اور جب لوگوں کو ناپ کر یا وزن کر کے دیتے ہیں تو ناپ اور تول میں کمی کرتے ہیں۔ نبیٔ کریم ﷺ نے جب مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی تو اس وقت اہلِ مدینہ کا یہی حال تھا۔

(4) جو لوگ یہ برا کام کرتے ہیں، کیا وہ یقین نہیں رکھتے کہ وہ اللہ کی طرف اٹھائے جائیں گے؟

(5) حساب کتاب اور جزا سزا کے لیے ایک عظیم دن میں کیونکہ اس میں مشکلات اور ہولناکیاں ہیں۔

(6) جس دن لوگ حساب دینے کے لیے تمام مخلوقات کے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ (7) معاملہ ایسے نہیں جیسے تم نے تصور کر لیا ہے کہ موت کے بعد نہیں اٹھایا جائے گا۔ بلاشبہ کافر اور منافق بدکاروں کے اعمال نامے یقیناً زمین کے سب سے نچلے حصے یعنی سجّین میں ہلاکت ونقصان سے دوچار ہیں۔ (8) اور اے رسول! آپ کو کیا خبر کہ سجّین کیا ہے؟

(9) بلاشبہ ان کے اعمال نامے لکھے ہوئے ہیں جو مٹیں گے نہ ان میں کمی بیشی ہوگی۔

(10) ہلاکت اور ناکامی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔

فوائد: ❀ ایسے غرور اور فریب سے ڈرایا گیا ہے جو حق کی پیروی میں رکاوٹ ہو۔ ❀ مال جمع کرنے کی حرص اور لالچ تاجروں کے بُرے اخلاق میں سے ہے اور اس سے صرف وہ محفوظ رہ سکتا ہے جو اللہ سے ڈرتا ہو۔ ❀ قیامت کی ہولناکیوں کو یاد رکھنا نافرمانیوں کے لیے سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ ❀ دلوں پر گناہوں کے نہایت خطرناک اثرات پڑتے ہیں۔

الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿١١﴾ وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ
مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ﴿١٢﴾ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ
الْأَوَّلِينَ ﴿١٣﴾ كَلَّا ۖ بَلْ ۜ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٤﴾
كَلَّا إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ إِنَّهُمْ
لَصَالُو الْجَحِيمِ ﴿١٦﴾ ثُمَّ يُقَالُ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿١٧﴾
كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ﴿١٨﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ ﴿١٩﴾
كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ﴿٢٠﴾ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ ﴿٢١﴾ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي
نَعِيمٍ ﴿٢٢﴾ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ﴿٢٣﴾ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ
نَضْرَةَ النَّعِيمِ ﴿٢٤﴾ يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ ﴿٢٥﴾ خِتَامُهُ
مِسْكٌ ۚ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ﴿٢٦﴾ وَ
مِزَاجُهُ مِن تَسْنِيمٍ ﴿٢٧﴾ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ﴿٢٨﴾
إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ﴿٢٩﴾
وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ﴿٣٠﴾ وَإِذَا انقَلَبُوا إِلَىٰ
أَهْلِهِمُ انقَلَبُوا فَكِهِينَ ﴿٣١﴾ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ
هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ﴿٣٢﴾ وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ﴿٣٣﴾

(11) جو جزا کے اس دن کو جھٹلاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان اعمال کی جزا دے گا جو انھوں نے دنیا میں کیے۔

(12) اور اس دن کو نہیں جھٹلاتا مگر وہی جو اللہ کی حدوں سے بڑھنے والا اور بہت زیادہ گناہ کرتا ہو۔

(13) ہمارے رسول ﷺ پر نازل ہونے والی ہماری آیتیں جب اس کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے: یہ پہلی امتوں کے قصے کہانیاں ہیں اور اللہ کی طرف سے نہیں ہیں۔

(14) معاملہ اس طرح نہیں جیسے یہ جھٹلانے والے سمجھتے ہیں بلکہ ان کی عقلوں پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان پر وہ گناہ غالب آ گئے ہیں جو وہ کرتے ہیں، اس لیے وہ اپنے دلوں سے حق نہیں دیکھ سکتے۔

(15) سچی بات ہے کہ یہ لوگ قیامت کے دن اپنے رب کے دیدار سے روک دیے جائیں گے۔

(16) پھر وہ ضرور آگ میں داخل ہوں گے اور اس کی تپش برداشت کریں گے۔ (17) پھر قیامت کے دن انھیں ڈانٹ ڈپٹ کرنے کے لیے ان سے کہا جائے گا: یہ عذاب جو تم بھگت رہے ہو، وہی ہے جسے تم دنیا میں اس وقت جھٹلاتے تھے جب تمھارے رسول تمھیں اس کی خبر دیتے تھے۔

(18) معاملہ اس طرح نہیں جیسے تم نے سوچ رکھا ہے کہ کوئی حساب کتاب اور جزا سزا نہیں ہے۔ یقیناً اطاعت والوں کے اعمال نامے عِلّیّین میں ہوں گے۔ (19) اے رسول! آپ کو کیا خبر کہ عِلّیّین کیا ہے؟ (20) بلاشبہ ان کا اعمال نامہ لکھا ہوا ہے جو مٹے گا نہیں، اور نہ اس میں کمی بیشی ہوگی۔

(21) اس اعمال نامے کے پاس ہر آسمان کے مقرب فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ (22) بلاشبہ کثرت سے اطاعت کے کام کرنے والے قیامت کے دن ہمیشہ کی نعمتوں میں ہوں گے۔

(23) سجے سجائے تختوں پر بیٹھے اپنے رب کو اور اپنے دلوں کو بھانے اور خوش کرنے والی ہر چیز دیکھ رہے ہوں گے۔

(24) جب آپ انھیں دیکھیں گے تو آپ خوشی اور خوبصورتی کی صورت میں نعمتوں کے اثرات ان کے چہروں پر دیکھیں گے۔

(25) ان کے نوکر چاکر انھیں ایسی خالص شراب پلائیں گے جس کے برتنوں پر مہر لگی ہوگی۔

(26) اس سے کستوری کی خوشبو دور تک پھیل رہی ہوگی۔ اس باعزت جزا کے حصول کے لیے مقابلہ کرنے والوں کو ایک دوسرے کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ کو راضی اور خوش کرنے والے عمل کیے جائیں اور اسے ناراض کرنے والے عمل چھوڑ دیے جائیں۔

(27) اس مہر لگی ہوئی شراب میں تسنیم کے چشمے کی ملاوٹ ہوگی۔

(28) یہ جنت کے اعلیٰ درجے میں ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے مقرب لوگ خالص اور صاف شفاف مشروب پئیں گے اور باقی تمام اہلِ ایمان اس میں سے دیگر مشروبات کی ملاوٹ کے ساتھ پئیں گے۔

(29) بلاشبہ جن لوگوں نے کفر کر کے جرم کیا، وہ ایمان والوں کا مذاق اڑاتے ہوئے ان پر ہنستے تھے۔

(30) جب وہ ایمان والوں کے پاس سے گزرتے تو ان کا ٹھٹھا اڑاتے ہوئے اور حقارت کے ساتھ آنکھوں سے ایک دوسرے کو اشارے کرتے تھے۔

(31) اور جب وہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹتے تو اپنے کفر اور ایمان والوں کا مذاق اڑانے پر خوش ہو کر لوٹتے۔

(32) اور جب وہ مسلمانوں کو دیکھتے تو کہتے: بلاشبہ یہ لوگ یقیناً راہِ حق سے بھٹکے ہوئے ہیں کہ انھوں نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ دیا ہے۔

(33) حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انھیں ان کے اعمال کا نگران بنا کر تو نہیں بھیجا کہ وہ یہ بات کہتے۔

فوائد: ❀ کافر قیامت کے دن اپنے رب کے دیدار سے محروم رہیں گے۔ ❀ دین والوں سے ٹھٹھا مذاق کافروں کی بری عادات میں سے ایک عادت ہے۔

فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿٣٤﴾ عَلَى
الْاَرَآئِكِ ۙ يَنْظُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٦﴾ ع

ع 1 36 8

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿١﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿٢﴾ وَاِذَا
الْاَرْضُ مُدَّتْ ﴿٣﴾ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ﴿٤﴾ وَاَذِنَتْ
لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿٥﴾ يٰاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ
كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ﴿٦﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ﴿٧﴾
فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ﴿٨﴾ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِهٖ
مَسْرُوْرًا ﴿٩﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿١٠﴾ فَسَوْفَ
يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴿١١﴾ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ﴿١٢﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِيْ اَهْلِهٖ
مَسْرُوْرًا ﴿١٣﴾ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿١٤﴾ بَلٰى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ
كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿١٥﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿١٦﴾ وَالَّيْلِ وَمَا
وَسَقَ ﴿١٧﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿١٨﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿١٩﴾ فَمَا
لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿٢١﴾ السجدة

معانقة 17 – عند المتأخرين 12

السجدة 14

(34) سو قیامت کے دن اللہ پر ایمان لانے والے کافروں پر ہنسیں گے جیسے دنیا میں کافران پر ہنستے تھے۔

(35) سجے سجائے تختوں پر بیٹھے ان ہمیشہ کی نعمتوں کو دیکھ رہے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کی ہیں۔

(36) یقیناً کافروں نے جو عمل دنیا میں کیے، ان کا بدلہ انھوں نے ذلیل کرنے والے عذاب کی شکل میں پا لیا۔

سورۃ الانشقاق مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: انسان کو اپنے رب کی طرف رجوع کرنے کی نصیحت کرنا اور اس کی کمزوری اور اس کے حالات کی تبدیلی کا بیان۔

تفسیر: (1) جب آسمان پھٹ جائے گا تاکہ فرشتے اس سے نازل ہوں۔

(2) اور وہ اپنے رب کا حکم پوری توجہ سے سنے گا اور اطاعت کرے گا اور یہی اس کے لائق ہے۔

(3) اور جب اللہ تعالیٰ زمین اس طرح پھیلا دے گا جس طرح چمڑا پھیلایا جاتا ہے۔

(4) اور وہ اپنے اندر موجود خزانے اور مُردے باہر نکال دے گی اور ان سے خالی ہو جائے گی۔

(5) اور وہ اپنے رب کا حکم پوری توجہ سے سنے گی اور مانے گی اور یہی اس کے لائق ہے۔

(6) اے انسان! بلاشبہ تو اچھے یا برے اعمال کر رہا ہے اور بالآخر قیامت کے دن ان سے ملاقات کرنے والا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ تجھے ان کی جزا دے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اجمالاً انسان کے اعمال کا ذکر کیا تو عمل کرنے والوں کے قیامت کے دن تفصیلی حالات کا ذکر کیا، چنانچہ فرمایا:

(7) سو وہ شخص جسے اس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا گیا۔

(8) عنقریب اللہ تعالیٰ اس کا آسان حساب لے گا، اس طرح کہ اس کے عمل اس کے سامنے پیش کیے جائیں گے مگر ان پر پکڑ نہیں ہوگی۔

(9) اور وہ اپنے گھر والوں کے پاس خوش خوش لوٹے گا۔

(10) اور جسے اس کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے سے بائیں ہاتھ میں دیا گیا۔

(11) وہ عنقریب خود ہی اپنے لیے تباہی کو پکارے گا۔

(12) اور جہنم کی آگ میں داخل ہو کر اس کی گرمی جھیلے گا۔

(13) بلاشبہ وہ دنیا میں اپنے کفر اور گناہوں پر ہونے کی وجہ سے اپنے گھر والوں میں بڑا خوش تھا۔ (14) اس کا خیال تھا کہ اپنی موت کے بعد وہ دوبارہ ہرگز زندہ نہ ہوگا۔

(15) کیوں نہیں، اللہ تعالیٰ ضرور اسے دوبارہ زندگی دے گا جیسے اس نے اسے پہلی بار پیدا کیا۔ بلاشبہ اس کا رب اس کا حال خوب دیکھ رہا تھا۔ اس سے اس کی کوئی چیز چھپی نہیں۔ وہ ضرور اسے اس کے عمل کی جزا دے گا۔ (16) اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے اس سرخی کی جو سورج غروب ہونے کے بعد افق پر نمایاں ہوتی ہے۔

(17) اور اس نے قسم کھائی ہے رات کی اور ان چیزوں کی جو اس میں جمع ہوں۔ (18) اور چاند کی قسم جب وہ اکٹھا اور مکمل ہو جائے اور بدر (چودھویں کا چاند) بن جائے!

(19) اے لوگو! تم یقیناً ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل ہوتے ہو، نطفے سے لوتھڑا، پھر گوشت کا ٹکڑا، اسی طرح پہلے زندگی، پھر موت اور اس کے بعد دوبارہ اٹھنا۔

(20) پھر ان کافروں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں نہ آخرت کے دن پر؟ (21) اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جائے تو اپنے رب کے حضور سجدہ بھی نہیں کرتے؟

فوائد: ❀ آسمان اور زمین اپنے رب کے تابع اور فرمانبردار ہیں۔ ❀ ہر انسان کوشش کر رہا ہے، خواہ اس کی کوشش اچھائی کے لیے ہو یا برائی کے لیے۔ ❀ قیامت کے دن اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملنا نیک بختی کی علامت ہوگی اور بائیں ہاتھ میں ملنا بدنصیبی اور بدبختی کی علامت ہوگی۔

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُكَذِّبُونَ ﴿٢٢﴾ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ ﴿٢٣﴾
فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٤﴾ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿٢٥﴾ ع

ع 1 25 9

سُورَةُ الْبُرُوجِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثِنْتَانِ وَعِشْرُونَ آيَةً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ﴿١﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ ﴿٢﴾ وَشَاهِدٍ
وَمَشْهُودٍ ﴿٣﴾ قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ ﴿٤﴾ النَّارِ ذَاتِ
الْوَقُودِ ﴿٥﴾ إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ﴿٦﴾ وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ
بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ ﴿٧﴾ وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَن يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ
الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ﴿٨﴾ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ
اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَ
الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ
الْحَرِيقِ ﴿١٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ
تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ﴿١١﴾ إِنَّ
بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ﴿١٢﴾ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ﴿١٣﴾

(22) بلکہ جنھوں نے کفر کیا، وہ اسے جھٹلاتے ہیں جو ان کے رسول ان کے پاس لائے۔

(23) اللہ ان کے سینوں کی چھپی باتیں بھی خوب جانتا ہے۔ اس سے ان کے عمل کی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں۔

(24) سوائے رسول (ﷺ)! انھیں اس دردناک عذاب کی خبر دے دیں جو ان کا منتظر ہے۔

(25) مگر جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے تو ان کے لیے جنت کی صورت میں نہ ختم ہونے والا ثواب ہے۔

سورۃ البروج مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: اللہ تعالیٰ کی قوت اور مکمل کنٹرول کا بیان، نیز یہ کہ وہ اپنے دوستوں کی مدد کرتا اور اپنے دشمنوں کی پکڑ کرتا ہے۔

تفسیر: (1) اللہ تعالیٰ نے آسمان کی قسم کھائی جو سورج اور چاند وغیرہ کی منازل پر مشتمل ہے۔

(2) اور قیامت کے دن کی قسم کھائی جس میں اس نے تمام مخلوقات کو جمع کر دینے کا وعدہ فرمایا۔

(3) اور ہر گواہی دینے والے کی قسم کھائی، جیسے نبی اپنی امت کے متعلق گواہی دیں گے۔ اور ہر گواہی دیے جانے والے کی قسم کھائی جیسے امت کے بارے میں اس کے نبی گواہی دیں گے۔

(4) ان لوگوں پر لعنت کی گئی جنھوں نے زمین میں بہت بڑی خندق کھودی۔

(5) اور اس میں آگ جلائی اور ایمان والوں کو زندہ اس میں پھینک دیا۔

(6) جبکہ وہ خود آگ سے بھری اس خندق کے اردگرد بیٹھے تھے۔

(7) اور وہ مومنوں کو جو عذاب اور سزا دے رہے تھے، وہاں موجود ہونے کی وجہ سے سب دیکھ رہے تھے۔

(8) ان کافروں نے ایمان والوں پر اس کے سوا کوئی الزام نہ لگایا کہ وہ اس اللہ پر ایمان لے آئے جو سب پر غالب ہے، جس پر کوئی بھی غالب نہیں آ سکتا اور جو ہر چیز میں قابلِ تعریف ہے۔

(9) وہ جس اکیلے کے لیے آسمان و زمین کی بادشاہت ہے اور وہ ہر چیز سے آگاہ ہے، اُس سے اپنے بندوں کا کوئی معاملہ چھپا ہوا نہیں۔

(10) بلاشبہ جن لوگوں نے مومن مردوں اور عورتوں کو اکیلے اللہ پر ایمان لانے سے پھیرنے کے لیے آگ کا عذاب دیا، پھر اللہ کے حضور اپنے گناہوں سے توبہ نہ کی تو ان کے لیے قیامت کے دن جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے اس آگ کا عذاب ہے جو انھیں جلا کر رکھ دے گی۔ یہ بدلہ ہے ان کے اس سلوک کا جو انھوں نے ایمان والوں کے ساتھ انھیں آگ میں جلا کر کیا۔

(11) بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، ان کے لیے ایسی جنتیں ہیں جن کے محلات اور درختوں کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں۔ یہ جزا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کی ہے، یہ وہ عظیم کامیابی ہے جس کا مقابلہ کوئی کامیابی نہیں کر سکتی۔

(12) اے رسول! بلاشبہ ظالم کے لیے آپ کے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے، خواہ وہ کچھ وقت کے لیے اسے ڈھیل ہی دے۔

(13) بلاشبہ وہی پہلی مرتبہ پیدا کرنے اور عذاب دینے والا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور عذاب دے گا۔

فوائد: ❀ مومن پر آزمائش اس کے ایمان کے حساب سے آتی ہے۔

❀ ایمان کی سلامتی کو جسم کی سلامتی پر ترجیح دینا قیامت کے دن کامیابی کی ایک علامت ہے۔

❀ سچی توبہ جس میں تمام شرائط پائی جائیں، سابقہ گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔

وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ﴿١٤﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ﴿١٥﴾ فَعَّالٌ لِّمَا
يُرِيدُ ﴿١٦﴾ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ﴿١٧﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ﴿١٨﴾
بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ﴿١٩﴾ وَاللَّهُ مِن وَرَائِهِم مُّحِيطٌ ﴿٢٠﴾
1 ع 22 10 بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ﴿٢١﴾ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ﴿٢٢﴾

سُورَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ آيَةً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ﴿١﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ﴿٢﴾
النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿٣﴾ إِن كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿٤﴾
فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿٥﴾ خُلِقَ مِن مَّاءٍ دَافِقٍ ﴿٦﴾
يَخْرُجُ مِن بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ﴿٧﴾ إِنَّهُ عَلَىٰ رَجْعِهِ
لَقَادِرٌ ﴿٨﴾ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ ﴿٩﴾ فَمَا لَهُ مِن قُوَّةٍ وَلَا
نَاصِرٍ ﴿١٠﴾ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿١١﴾ وَالْأَرْضِ ذَاتِ
الصَّدْعِ ﴿١٢﴾ إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿١٣﴾ وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿١٤﴾ إِنَّهُمْ
يَكِيدُونَ كَيْدًا ﴿١٥﴾ وَأَكِيدُ كَيْدًا ﴿١٦﴾ فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ
1 ع 17 11 أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿١٧﴾

(14) اور وہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ بے حد بخشنے والا ہے۔ بلاشبہ وہ اپنے پرہیزگار دوستوں سے محبت کرتا ہے۔ (15) عرش کا مالک، نہایت عظمت وکرم والا ہے۔

(16) جو چاہے کر گزرنے والا ہے۔ جس کے چاہے گناہ معاف کر دے اور جسے چاہے سزا دے، اس پاک ذات کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔ (17) اے رسول! کیا آپ کے پاس ان لشکروں کی خبر آئی ہے جو حق سے ٹکرانے اور اس سے لوگوں کو روکنے کے لیے اکٹھے ہوئے؟ (18) فرعون اور صالح علیہ السلام کی قوم ثمود کی خبر۔

(19) ان کے ایمان لانے میں یہ رکاوٹ نہیں تھی کہ ان کے پاس جھٹلانے والی قوموں اور ان کی ہلاکت کی خبریں نہیں پہنچی تھیں بلکہ وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہوئے اسے جھٹلاتے رہے جو ان کے رسول ان کے پاس لائے تھے۔

(20) اللہ ان کے اعمال کا احاطہ کرنے اور انھیں شمار کرنے والا ہے۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے نہیں چھوٹتی اور وہ ضرور انھیں ان کی جزا دے گا۔ (21) اور قرآن شعر اور ہم قافیہ کلام نہیں، جس طرح یہ جھٹلانے والے کہتے ہیں، بلکہ یہ بڑی شان وعزت والا قرآن ہے۔

(22) جو ہر قسم کی تبدیلی، تحریف اور کمی وزیادتی سے پاک لوحِ محفوظ میں ہے۔

سورۃ الطارق مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: انسان کی تخلیق اور اسے دوبارہ پیدا کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کے احاطہ کرنے کا بیان۔ **تفسیر:** (1) اللہ تعالیٰ نے آسمان کی قسم کھائی اور اس ستارے کی قسم کھائی جو رات کے وقت طلوع ہوتا ہے۔

(2) اے رسول! آپ کو کیا خبر کہ رات کے وقت نکلنے والے اس عظیم ستارے کا معاملہ کیا ہے؟ (3) وہ ایسا ستارہ ہے جو اپنی تیز روشنی سے آسمان کو روشن کرتا ہے۔

(4) کوئی بھی انسان نہیں مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے اعمال محفوظ کرنے کے لیے ایک فرشتہ اس کے ساتھ مقرر کر دیا ہے تاکہ وہ قیامت کے دن اس کا حساب لے۔

(5) چنانچہ انسان کو غور وفکر کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کس چیز سے پیدا کیا تاکہ اس پر اللہ تعالیٰ کی قدرت وطاقت اور انسان کی بے بسی واضح ہو جائے۔

(6) اللہ تعالیٰ نے اسے اچھلتے پانی سے پیدا کیا جو رحم میں ٹپکایا جاتا ہے۔ (7) یہ پانی مرد کی ریڑھ کی ہڈی اور سینے کی ہڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔

(8) بلاشبہ وہ پاک ذات جب اسے اس حقیر پانی سے پیدا کرنے پر قادر ہے تو اس کی موت کے بعد حساب کتاب اور جزا وسزا کے لیے اسے زندہ کر کے دوبارہ اٹھانے کی قدرت بھی رکھتی ہے۔ (9) جس دن پوشیدہ رازوں کی جانچ پڑتال ہوگی اور دلوں میں چھپی نیتوں اور عقائد ونظریات وغیرہ کو ظاہر کر دیا جائے گا تو اچھا اور برا الگ الگ ہو جائے گا۔

(10) اس دن انسان میں اللہ کے عذاب سے بچنے کی کوئی قوت ہوگی نہ اس کا کوئی مددگار ہوگا۔ (11) اللہ تعالیٰ نے بارش والے آسمان کی قسم کھائی کیونکہ وہ اسی جانب سے بار بار اترتی ہے۔

(12) اور اس زمین کی قسم کھائی جو پھٹتی ہے تو مختلف نباتات، پھل اور درخت اُگ آتے ہیں۔ (13) بلاشبہ یہ قرآن جو محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل کیا گیا، یقیناً یہ ایسا قول ہے جو حق وباطل اور سچ اور جھوٹ کے درمیان فرق کرنے والا ہے۔ (14) اور یہ کھیل تماشا اور باطل نہیں بلکہ سنجیدہ اور حقیقت پر مبنی ہے۔ (15) بلاشبہ جو لوگ ان تعلیمات کو جھٹلانے والے ہیں جو ان کے رسول ان کے پاس لائے، وہ ان کی دعوت کو رد کرنے اور بے اثر کرنے کے لیے بہت سازشیں کرتے ہیں۔ (16) اور میں بھی دین کو غالب کرنے، باطل کو مٹانے اور بے اثر کرنے کی مضبوط تدبیر کرتا ہوں۔

(17) لہٰذا اے رسول (ﷺ)! آپ ان کافروں کو بس تھوڑی سی ڈھیل دیں اور ان کے لیے عذاب اور ہلاکت کی جلدی نہ کریں۔

فوائد: ❀ فرشتے انسان کی اور اس کے اچھے برے اعمال کی حفاظت ونگرانی کرتے ہیں تاکہ اس کا ان پر محاسبہ ہو۔

❀ کافروں کی چالیں اللہ تعالیٰ کی تدبیر کے مقابلے میں نہایت کمزور ہیں۔

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿١﴾ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿٢﴾ وَالَّذِيْ قَدَّرَ
فَهَدٰى ﴿٣﴾ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿٤﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ﴿٥﴾
سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ﴿٦﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا
يَخْفٰى ﴿٧﴾ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ﴿٨﴾ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ﴿٩﴾ سَيَذَّكَّرُ
مَنْ يَّخْشٰى ﴿١٠﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿١١﴾ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿١٢﴾
ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿١٣﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ اسْمَ
رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿١٥﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿١٦﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ
اَبْقٰى ﴿١٧﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٨﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿١٩﴾ ع 1 19 12

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴿١﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿٢﴾ عَامِلَةٌ
نَّاصِبَةٌ ﴿٣﴾ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ﴿٤﴾ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ﴿٥﴾ لَيْسَ
لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ﴿٦﴾ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ﴿٧﴾

سورۃ الاعلیٰ مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: دلوں کو آخرت کی زندگی کی یاد دلانا اور انھیں دنیاوی محبتوں سے چھٹکارا دلانا۔

تفسیر: (1) جب آپ مخلوق سے بلند و برتر اپنے رب کا ذکر کریں اور اس کی تعظیم بجالائیں تو اس کے نام کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کریں۔ (2) جس نے انسان کو صحیح سالم پیدا کیا اور اس کا قد کاٹھ برابر کیا۔ (3) جس نے تمام مخلوقات کی جنسوں، قسموں اور صفات کا اندازہ مقرر کیا اور ہر مخلوق کی اس چیز کی طرف راہنمائی فرمائی جو اس کے مناسب اور موافق ہے۔ (4) جس نے تمھارے جانوروں کے چرنے کے لیے زمین سے چارا نکالا۔ (5) پھر اس کو سیاہی مائل خشک کوڑا بنا دیا جبکہ وہ سرسبز و شاداب اور تازہ تھا۔ (6) اے رسول! ہم ضرور آپ کو قرآن پڑھائیں گے اور اسے آپ کے سینے میں اس طرح جمع کریں گے کہ آپ کبھی نہیں بھولیں گے، لہٰذا آپ اسے بھولنے کے خیال سے جبریل علیہ السلام کے ساتھ جلدی جلدی نہ پڑھیں جیسا کہ آپ پہلے کیا کرتے تھے۔ (7) ہاں اللہ تعالیٰ جو کچھ اپنی کسی حکمت کے تحت آپ کو بھلانا چاہے، وہ آپ بھول جائیں گے، بلاشبہ وہ پاک رب جانتا ہے جو ظاہر کیا جائے اور جو چھپایا جائے۔ اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔ (8) اور ہم آپ کے لیے جنت میں داخل کرنے والے ان اعمال کی ادائیگی آسان کر دیں گے جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے ہیں۔ (9) لہٰذا جو قرآن ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں، اس کے ساتھ لوگوں کو وعظ کریں اور انھیں نصیحت کریں جب تک نصیحت سنی جائے۔ (10) یقیناً اللہ سے ڈرنے والا آپ کی نصیحتوں سے سبق حاصل کرے گا کیونکہ وہی وعظ و نصیحت سے فائدہ اٹھاتا ہے۔
(11) اور کافر اس نصیحت سے دور بھاگتا اور نفرت کرتا ہے کیونکہ آخرت میں آگ میں داخل ہونے کی وجہ سے وہ سب لوگوں سے بڑھ کر بدبخت ہوگا۔ (12) جو آخرت کی بڑی آگ (دوزخ) میں جائے گا جس کی وہ گرمی برداشت کرے گا اور اسے ہمیشہ جھیلے گا۔ (13) پھر وہ ہمیشہ آگ میں رہے گا۔ نہ مرے گا کہ جو عذاب جھیل رہا ہے، اس سے راحت پا جائے اور نہ عزت و سکون کی زندگی جیے گا۔ (14) یقیناً اپنا مطلوب حاصل کرنے میں وہ شخص کامیاب ہوا جو شرک اور گناہ سے پاک رہا۔ (15) اور اس نے ذکر کے شرعی طریقوں کے ساتھ اپنے رب کو یاد کیا اور نماز اس کے مطلوبہ طریقے سے ادا کی۔ (16) بلکہ تم دنیا کی زندگی کو مقدم رکھتے ہو اور اسے آخرت سے بہتر جانتے ہو، حالانکہ ان دونوں کے درمیان بہت بڑا فرق ہے۔ (17) یقیناً آخرت دنیا اور اس کے ساز و سامان اور لذتوں سے بہت بہتر، افضل اور ہمیشہ رہنے والی ہے کیونکہ اس میں جو نعمتیں ہیں، وہ کبھی ختم نہیں ہوں گی۔ (18) بلاشبہ یہ احکام اور خبریں جو ہم نے تمھیں بتائی ہیں، یقیناً قرآن سے پہلے نازل ہونے والے صحیفوں میں بھی تھیں۔
(19) یہ وہ صحیفے ہیں جو ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام پر نازل کیے گئے۔

سورۃ الغاشیہ مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: آخرت اور اس میں موجود ثواب اور عذاب کی یاددہانی اور قدرتِ الٰہی کے دلائل میں غور و فکر۔

تفسیر: (1) اے رسول! کیا آپ کے پاس قیامت کی خبر پہنچی ہے جو اپنی ہولناکیوں سے لوگوں کو ڈھانپ لے گی۔ (2) چنانچہ لوگ قیامت کے دن بدبخت ہوں گے یا نیک بخت، سو بدبختوں کے چہرے اس دن ذلیل اور اترے ہوئے ہوں گے۔ (3) بیڑیوں کو اٹھائے ہوئے جن میں انھیں گھسیٹا جائے گا، اور گلے کے طوق اٹھا اٹھا کر وہ تھکے ماندے ہوں گے۔ (4) یہ چہرے سخت گرم آگ میں داخل ہوں گے جس کی گرمی وہ جھیلیں گے۔ (5) انھیں ایسے چشمے سے پلایا جائے گا جس کا پانی سخت گرم ہوگا۔ (6) ان کے لیے ایسا کھانا بھی نہیں ہوگا جسے وہ اپنی غذا بنا سکیں، سوائے ''شبرق'' نامی ایک نہایت خبیث اور بدبودار کھانے کے جو ایک کانٹے دار درخت ہے اور وہ سوکھنے پر، زہریلا ہو جاتا ہے۔ (7) جو کھانے والے کو موٹا کرے گا نہ اس کی بھوک مٹائے گا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کا ڈر نصیحت پکڑنے پر آمادہ کرتا ہے۔ ❀ ظاہری اور باطنی آلائشوں سے نفس کو پاک کرنے کی بڑی اہمیت ہے۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿٨﴾ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿٩﴾ فِيْ جَنَّةٍ
عَالِيَةٍ ﴿١٠﴾ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ﴿١١﴾ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿١٢﴾ فِيْهَا
سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ﴿١٣﴾ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ﴿١٤﴾ وَّنَمَارِقُ
مَصْفُوْفَةٌ ﴿١٥﴾ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ﴿١٦﴾ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ
كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿١٨﴾ وَاِلَى الْجِبَالِ
كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾ فَذَكِّرْ
اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾ اِلَّا مَنْ
تَوَلّٰى وَكَفَرَ ﴿٢٣﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿٢٤﴾ اِنَّ اِلَيْنَآ
اِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿٢٦﴾

ع 1 26 13

سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْفَجْرِ ﴿١﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿٢﴾ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿٣﴾ وَالَّيْلِ اِذَا
يَسْرِ ﴿٤﴾ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ﴿٥﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ
رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿٦﴾ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿٧﴾ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا
فِي الْبِلَادِ ﴿٨﴾ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿٩﴾

(8) اور نیک بختوں کے چہرے اس دن نعمتوں والے، خوش و خرم، تر و تازہ اور خوبصورت ہوں گے ان نعمتوں کی وجہ سے جو انھیں ملیں گی۔ (9) ان نیک اعمال کی وجہ سے جو انھوں نے دنیا میں رضامندی سے کیے ہوں گے۔ یقیناً وہ اپنے اعمال کا کئی گنا ثواب محفوظ اور ذخیرہ کیا ہوا پائیں گے۔ (10) وہ اس جنت میں ہوں گے جو مقام و مرتبہ میں بلند و بالا ہے۔ (11) وہ جنت میں کوئی فضول اور بے ہودہ بات بھی نہیں سنیں گے کجا کہ کوئی حرام بات سنیں۔ (12) اس جنت میں بہتے ہوئے چشمے ہوں گے جنھیں وہ جیسے اور جہاں چاہیں گے، پھیر کر لے جائیں گے۔ (13) اس میں اونچے اونچے تخت ہوں گے۔ (14) اور پینے کے لیے آبخورے جگہ جگہ تیار رکھے ہوں گے۔ (15) اور وہاں قطار میں بالکل ساتھ ساتھ تکیے لگے ہوں گے۔ (16) اور اس میں جگہ جگہ عمدہ فرش بچھے ہوں گے۔

جب اللہ تعالیٰ نے بدبختوں اور نیک بختوں کے آخرت میں مختلف حالات کا ذکر کیا تو ساتھ ہی کافروں کی توجہ اس پہلو کی طرف دلائی جو ان کی خالقِ کائنات کی قدرت اور حسنِ تخلیق کی طرف رہنمائی کرے تاکہ وہ اس سے ایمان کی دلیل پکڑیں اور جنت میں داخل ہو کر نیک بخت بنیں، چنانچہ فرمایا:

(17) کیا وہ اونٹوں کی طرف غور و فکر کی نظر سے نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے کیسے انھیں پیدا کیا اور اولادِ آدم کے تابع کر دیا؟ (18) اور آسمان کو نہیں دیکھتے کہ اس نے کیسے اس کو اونچا کیا یہاں تک کہ وہ ان کے اوپر محفوظ چھت بن گیا جو ان پر گرتا بھی نہیں؟ (19) اور وہ پہاڑوں کو نہیں دیکھتے کہ اس نے انھیں کس طرح زمین میں گاڑ دیا اور زمین کو ان کے ساتھ قائم رہنے اور ٹھہرنے والی کر دیا تاکہ وہ لوگوں کو ساتھ لیے نہ ڈولے؟ (20) اور وہ زمین کی طرف نہیں دیکھتے کہ اس نے کس طرح اسے بچھایا اور لوگوں کی رہائش کے قابل بنایا؟ جب انھیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی دلیل بننے والی چیزوں پر غور و فکر کرنے کی توجہ دلائی تو ساتھ ہی اپنے رسول ﷺ کو مخاطب کیا اور فرمایا: (21) اے رسول (ﷺ)! ان لوگوں کو وعظ و نصیحت کریں اور اللہ کے عذاب سے ڈرائیں۔ آپ صرف نصیحت کرنے والے ہیں۔ آپ سے بس اسی یاد دہانی اور انھیں نصیحت کرنے کا مطالبہ ہے، اور جہاں تک بات ہے انھیں ایمان کی توفیق دینے کی تو وہ صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ (22) آپ ان پر جبر کرنے والے نہیں کہ انھیں ایمان لانے پر مجبور کر سکیں۔ (23) لیکن ان میں سے جو ایمان سے پھر گیا اور اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا۔ (24) تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن بہت بڑا عذاب دے گا، وہ اس طرح کہ اسے جہنم میں داخل کرے گا جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔ (25) یقیناً موت کے بعد انھیں ہماری طرف ہی لوٹنا ہے۔ (26) پھر بلاشبہ ہم ہی ان کے اعمال کا ان سے حساب لیں گے اور یہ آپ کی نہ آپ کے علاوہ کسی اور کی ذمہ داری ہے۔

سورۃ الفجر مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: سرکشوں کے انجام اور آزمائش کی حکمت کا بیان اور آخرت کی یاد دہانی۔

تفسیر: (1) اللہ سبحانہ نے فجر (پو پھٹنے) کی قسم کھائی۔ (2) اور ذوالحجہ کی پہلی دس راتوں کی قسم کھائی۔ (3) اور جفت اور طاق اشیاء کی قسم کھائی۔ (4) اور رات کی قسم کھائی جب وہ آئے، جاری رہے اور چلی جائے۔ ان قسموں کا جواب یہ ہے کہ تمھارے اعمال کی جزا تمھیں ضرور ملے گی۔ (5) کیا ان مذکورہ چیزوں کی قسم عقل مند کو مطمئن کرنے کے لیے کافی نہیں؟ (6) اے رسول! کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ جب ہود علیہ السلام کی قوم عاد نے اپنے رسول کو جھٹلایا تو آپ کے رب نے ان کے ساتھ کیا کیا؟ (7) اپنے دادا اِرم کی طرف منسوب قبیلۂ عاد جو نہایت طاقتور اور لمبے قد کے لوگ تھے۔ (8) جن کے مانند کوئی قوم اللہ تعالیٰ نے ملکوں میں پیدا نہیں کی۔ (9) اور کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے صالح علیہ السلام کی قوم ثمود کے ساتھ کیا کیا جنھوں نے پہاڑوں کی چٹانوں کو تراشا اور حجر کے مقام پر ان سے گھر بنائے۔

فوائد: ❀ خالق کے وجود اور اس کی عظمت پر مخلوقات سے دلیل پیش کی گئی ہے۔ ❀ داعی کی ذمہ داری دعوت دینا ہے، نہ کہ لوگوں کو ہدایت دینا کیونکہ ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ❀ ذوالحجہ کے ابتدائی دس دنوں کو سال کے باقی دنوں پر بڑی فضیلت حاصل ہے۔

وَفِرْعَوْنَ ذِى الْاَوْتَادِ ﴿١٠﴾ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِى الْبِلَادِ ﴿١١﴾
فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ﴿١٢﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ
عَذَابٍ ﴿١٣﴾ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿١٤﴾ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا
ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّىْٓ اَكْرَمَنِ ﴿١٥﴾
وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّىْٓ
اَهَانَنِ ﴿١٦﴾ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿١٧﴾ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ
عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿١٨﴾ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿١٩﴾
وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا
دَكًّا ﴿٢١﴾ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾ وَجِایْٓءَ
يَوْمَئِذٍۢ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ
الذِّكْرٰى ﴿٢٣﴾ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِىْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِىْ ﴿٢٤﴾ فَيَوْمَئِذٍ
لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ﴿٢٥﴾ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ
اَحَدٌ ﴿٢٦﴾ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِىْٓ اِلٰى
رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَادْخُلِىْ فِىْ عِبٰدِىْ ﴿٢٩﴾
وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ ﴿٣٠﴾ ع

1 ع 30 14

(10) اور کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے فرعون کے ساتھ کیا کیا جس کے پاس میخیں تھیں جن سے وہ لوگوں کو عذاب دیتا تھا؟! (11) یہ سب لوگ ظلم و جبر میں حد سے بڑھ گئے۔ ہر ایک نے اپنے اپنے ملک میں سرکشی کی۔ (12) اور انھوں نے کفر اور گناہوں کو رواج دے کر ان شہروں اور علاقوں میں بہت زیادہ فساد برپا کیا۔ (13) پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنے سخت عذاب کا کوڑا برسایا اور زمین سے ان کی جڑیں کاٹ دیں۔ (14) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب لوگوں کے اعمال کی گھات میں ہے اور ان کی نگرانی کر رہا ہے تاکہ جس نے اچھے عمل کیے، اسے جنت کی صورت میں جزا دے اور جس نے برے عمل کیے، اسے آگ کے ساتھ عذاب دے۔

اور جب پہلی امتیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا، جن پر قوت و طاقت اور شان و شوکت کے ذریعے سے انعام کیا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ کسی قوم پر اللہ تعالیٰ کے انعامات کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی بھی ہے، چنانچہ فرمایا:

(15) انسان کا یہ مزاج ہے کہ جب اس کا رب اسے آزمائے اور عزت دے اور اسے مال و اولاد اور مقام و مرتبہ جیسی نعمتیں عطا کرے تو وہ یہ خیال کرتا ہے کہ یہ سب کچھ اسے اللہ کے ہاں عزت کی وجہ سے ملا ہے اور وہ کہتا ہے: میرے رب نے مجھے جو عزت دی ہے، میں اس کے نزدیک اس عزت دیے جانے کا حق دار تھا۔ (16) اور جب اس کا رب اس کا امتحان لے اور اس کے لیے اس کی روزی تنگ کر دے تو وہ خیال کرتا ہے کہ یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ اپنے رب کے نزدیک بے قیمت اور ذلیل ہے تو وہ کہتا ہے: میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔ (17) ہرگز نہیں، معاملہ ایسے نہیں جیسے یہ شخص خیال کرتا ہے کہ کسی بندے پر انعامات اللہ کی رضا کی دلیل ہیں اور پکڑ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بندہ اپنے رب کے ہاں بے قیمت ہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں جو رزق دیا ہے، اس میں سے تم یتیم پر خرچ نہیں کرتے۔ (18) اور نہ تم ایک دوسرے کو شوق دلاتے ہو کہ وہ فقیر کو کھلائے جس کو خوراک میسر نہیں۔ (19) اور تم کمزوروں، یعنی عورتوں اور یتیموں کا حق حلال و حرام کی تمیز کے بغیر ہڑپ کر جاتے ہو۔ (20) اور تم مال کو جی بھر کر عزیز رکھتے ہو اور اس کے لالچ کی وجہ سے اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے باز رہتے ہو۔ (21) تمھارا یہ عمل نہیں ہونا چاہیے۔ یاد کرو کہ جب زمین کو بڑے زور سے ہلایا جائے گا اور اس میں بھونچال آ جائے گا۔ (22) اور اے رسول (ﷺ)! آپ کا رب اپنے بندوں کے درمیان فیصلے کے لیے آئے گا اور فرشتے بھی صفیں بنائے آ جائیں گے۔ (23) اور اس دن جہنم لائی جائے گی جس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی۔ ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے تھامے اسے کھینچ رہے ہوں گے۔ اس دن انسان یاد کرے گا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیا کوتاہیاں کیں اور اس دن نصیحت پکڑنا بھلا اسے کیا فائدہ دے گا کیونکہ وہ جزا کا دن ہوگا، عمل کا نہیں؟! (24) وہ شخص بہت پچھتاتے ہوئے کہے گا: کاش! میں نے اپنی آخرت کی زندگی کے لیے، جو کہ حقیقی زندگی ہے، نیک اعمال آگے بھیجے ہوتے۔ (25) اس دن اللہ کے عذاب جیسا عذاب کسی کا نہ ہوگا کیونکہ اللہ کا عذاب بڑا سخت اور باقی رہنے والا ہے۔ (26) اور جس طرح اس نے کافروں کو زنجیروں میں جکڑا ہوگا، اس طرح کبھی کسی نے نہ جکڑا ہوگا۔

اور جب اللہ تعالیٰ نے کافروں کی سزا کا ذکر کیا تو ساتھ ہی مومنوں کی جزا کا بھی ذکر فرما دیا، چنانچہ فرمایا:

(27) رہی مومن کی بات تو اس سے موت کے وقت اور قیامت کے دن کہا جائے گا: اے ایمان اور نیک اعمال سے مطمئن ہونے والے انسان!

(28) تم اپنے رب سے راضی خوشی اس کی طرف لوٹ جاؤ، اس لیے کہ تمھیں نہ ختم ہونے والا بدلہ ملنے والا ہے اور تم اپنے نیک اعمال کی بدولت اپنے رب کے ہاں پسندیدہ ہو۔

(29) اور تم میرے باقی نیک بندوں میں شامل ہو جاؤ۔ (30) اور ان کے ساتھ اس جنت میں داخل ہو جاؤ جو میں نے ان کے لیے تیار کر رکھی ہے۔

فوائد: ❀ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری کا ثبوت، اور یہ آنا بغیر کسی تشبیہ، مثال اور تعطیل، یعنی صفاتِ الٰہی کے انکار کے بغیر ہے، جیسے اس کی شان کے لائق ہے۔ ❀ مومن پر جب آزمائش آئے تو وہ صبر کرتا ہے اور اگر اسے مال عطا کیا جائے تو وہ شکر ادا کرتا ہے۔ ❀ غلاموں کو آزاد کرنا، تنگ حالات میں ضرورت مندوں کو کھانا کھلانا، اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور ایک دوسرے کو صبر اور رحم کرنے کی تلقین کرنا، وہ اسباب ہیں جو جنت میں لے جاتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۱﴾ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۲﴾ وَوَالِدٍ وَّمَا
وَلَدَ ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ﴿۴﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ
عَلَيْهِ اَحَدٌ ﴿۵﴾ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿۶﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ (وقف لازم)
اَحَدٌ ﴿۷﴾ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ﴿۸﴾ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ﴿۹﴾ وَهَدَيْنٰهُ
النَّجْدَيْنِ ﴿۱۰﴾ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿۱۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿۱۲﴾ فَكُّ
رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ﴿۱۴﴾ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿۱۵﴾
اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا
بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿۱۷﴾ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿۱۸﴾
(ع 1 20 15) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿۱۹﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۲۰﴾

سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ﴿۱﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ﴿۲﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا
جَلّٰىهَا ﴿۳﴾ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ﴿۴﴾ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ﴿۵﴾

سورۃ البلد مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: انسان کی محتاجی، اس کی مشقت و تکلیف اور اس کی نجات کی راہوں کا بیان۔

تفسیر: (1) اللہ تعالیٰ نے حُرمت والے شہر کی قسم کھائی جو کہ مکہ مکرمہ ہے۔ (2) اور اے رسول! آپ کے لیے حلال ہے کہ آپ اس میں جو چاہیں کریں، یعنی جو قتل کا حقدار ہے، اسے قتل کریں اور جو قید و بند کا مستحق ہے، اسے قید کریں۔ (3) اور اللہ تعالیٰ نے انسانیت کے باپ آدم علیہ السلام اور اُن کی نسل سے پیدا ہونے والی اولاد کی قسم کھائی۔ (4) یقیناً ہم نے انسان کو بڑی مشکل اور مشقت میں پیدا کیا، کیونکہ دنیا میں اس کی زندگی محنت و مشقت اور مشکلات سے بھری ہوئی ہے۔ (5) کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ جب وہ گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے تو کوئی اس کی گرفت کرسکتا ہے نہ اس سے کوئی بدلہ لے سکتا ہے، خواہ اس کا رب ہی ہو جس نے اسے پیدا کیا؟ (6) وہ کہتا ہے: میں نے تو پے در پے بہت زیادہ مال خرچ کر ڈالا۔ (7) کیا یہ اپنے خرچ کرنے کو فخریہ بیان کرنے والا سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نہیں دیکھتا؟ اور وہ اس سے اس کے مال کا حساب نہیں لے گا کہ اس نے کہاں سے کمایا اور کن کاموں میں خرچ کیا؟ (8) کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہیں بنائیں جن کے ساتھ وہ دیکھتا ہے؟ (9) اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں بنائے جن کے ذریعے سے وہ بات کرتا ہے؟ (10) اور ہم نے اسے خیر اور بھلائی کے راستے اور باطل کے راستے کی پہچان نہیں کرائی؟ (11) اور اس سے مطالبہ ہے کہ وہ اس گھاٹی کو عبور کرے جو اسے جنت سے دُور رکھے ہوئے ہے تو وہ اس سے گزر رہا ہے اور اسے عبور کر رہا ہے۔ (12) اور اے رسول! آپ کو کیا معلوم کہ وہ گھاٹی کیا ہے جس کے عبور کرنے کا اس سے مطالبہ ہے تاکہ وہ جنت میں داخل ہو جائے؟ (13) یہ گردن آزاد کرنا ہے، خواہ مرد کی ہو یا عورت کی۔ (14) یا ایسے بھوک والے دن کھانا کھلانا ہے جس میں کھانے پینے کی چیزوں کی کمی ہو۔ (15) ایسے بچے کو جس کا باپ دنیا میں نہ رہا ہو اور اس کی اس کے ساتھ رشتے داری ہو۔ (16) یا ایسے فقیر کو جس کی ملکیت میں کچھ بھی نہ ہو۔ (17) پھر وہ ان لوگوں میں سے ہو جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور جو ایک دوسرے کو اطاعت کے کام کرنے، گناہوں سے باز رہنے اور آزمائشوں پر صبر کرنے کی تاکید کرتے رہے اور ایک دوسرے کو اللہ کے بندوں پر رحم کرنے کی وصیت کی۔ (18) انھی مذکورہ صفات والے لوگ ہی دائیں جانب والے ہیں۔
(19) اور جن لوگوں نے ہمارے رسول پر نازل ہونے والی آیتوں کا انکار کیا، وہی بائیں جانب والے ہیں۔ (20) ان پر قیامت کے دن بند آگ ہوگی جس میں انھیں عذاب دیا جائے گا۔

سورۃ الشّمس مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: قرآن مجید میں سب سے لمبی قسم کے ذریعے سے یہ تاکید کی گئی ہے کہ اطاعت وفرمانبرداری والے کاموں کے ساتھ نفس کو پاک کرنا نہایت عظمت والا کام ہے اور گناہوں کے ساتھ نفس کو آلودہ کرنا خسارے اور نقصان کا باعث ہے۔

تفسیر: (1) اللہ تعالیٰ نے سورج کی قسم کھائی اور اس وقت کی قسم کھائی جب وہ مشرق سے طلوع ہو کر بلند ہوتا ہے۔
(2) اور چاند کی قسم کھائی جب وہ سورج غروب ہونے کے بعد اس کے پیچھے آتا ہے۔ (3) اور دن کی قسم کھائی جب وہ اپنی روشنی سے وہ سب کچھ ظاہر کر دیتا ہے جو زمین پر ہے۔
(4) اور رات کی قسم کھائی جب وہ زمین کے چہرے کو ڈھانپ دے اور تاریک ہو جائے۔ (5) اور آسمان کی قسم کھائی اور اس کی مضبوط بناوٹ کی۔

فوائد: ❀ نبیٔ اکرم ﷺ کا یہ خبر دینا نبوت کے دلائل میں سے ہے کہ دن کے کچھ وقت کے لیے مکہ آپ کے لیے حلال ہوگا۔ ❀ جب اللہ تعالیٰ نے غلامی کی راہیں تنگ کیں تو اس کے ساتھ ہی غلاموں کی آزادی کے طریقوں کو وسعت دی، چنانچہ غلاموں کی آزادی کو اللہ تعالیٰ کے قرب اور گناہوں کے کفارے کا ذریعہ بنایا۔ ❀ غلاموں کو آزاد کرنا، تنگ حالات میں ضرورت مندوں کو کھانا کھلانا، اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور ایک دوسرے کو صبر اور رحم کرنے کی تلقین کرنا، وہ اسباب ہیں جو انسان کو جنت میں لے جاتے ہیں۔

وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ۪ۙ (٦) وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۪ۙ (٧) فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا
وَتَقْوٰىهَا ۪ۙ (٨) قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۪ۙ (٩) وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ؕ (١٠)
كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَاۤ ۪ۙ (١١) اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۪ۙ (١٢) فَقَالَ لَهُمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ؕ (١٣) فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۪ۙ فَدَمْدَمَ
عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۪ۙ (١٤) وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا (١٥) ع
ع 1 15 16

سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۙ (١) وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۙ (٢) وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ
وَالْاُنْثٰۤى ۙ (٣) اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ؕ (٤) فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۙ (٥)
وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۙ (٦) فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ؕ (٧) وَاَمَّا مَنْۢ
بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۙ (٨) وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۙ (٩) فَسَنُيَسِّرُهٗ
لِلْعُسْرٰى ؕ (١٠) وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ؕ (١١) اِنَّ عَلَيْنَا
لَلْهُدٰى ۖ (١٢) وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى (١٣) فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا
تَلَظّٰى ۚ (١٤) لَا يَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى ۙ (١٥) الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ؕ (١٦)
وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۙ (١٧) الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۚ (١٨)

(6) اور زمین کی قسم کھائی اور اسے بچھانے کی، تا کہ لوگ اس پر رہائش رکھ سکیں۔ (7) اور ہر نفس کی قسم کھائی اور اللہ تعالیٰ کے اسے درست پیدا کرنے کی قسم کھائی۔ (8) پھر بغیر تعلیم دیے اسے سمجھا دیا کہ اس کے لیے کیا برا ہے تا کہ وہ اس سے بچ جائے اور کیا اچھا ہے تا کہ وہ اسے اختیار کرے۔ (9) یقیناً وہ شخص اپنی مراد پانے میں کامیاب ہوگیا جس نے اپنے آپ کو فضیلت والے کاموں سے سجایا اور برائیوں سے دور رکھا۔ (10) اور یقیناً وہ شخص ناکام ہوگیا جس نے اپنے آپ کو نافرمانیوں اور گناہوں کی دلدل میں پھنسا لیا۔

جب اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی ناکامی کا ذکر کیا جس نے نافرمانیوں کے ذریعے سے اپنے آپ کو خاک میں ملا دیا تو ساتھ ہی اس کی مثال کے طور پر ثمودیوں کا ذکر کیا اور فرمایا:

(11) ثمودیوں نے نافرمانیوں اور گناہ کرنے میں حد سے بڑھ جانے کے باعث اپنے نبی صالح علیہ السلام کو جھٹلایا۔ (12) جب ان کا بدبخت ترین شخص اپنی قوم کے بلانے کے بعد اٹھا۔ (13) تو ان سے اللہ کے رسول صالح علیہ السلام نے کہا: اللہ کی اونٹنی چھوڑ دو۔ اسے اپنی باری پر پانی پینے دو اور برے ارادے سے اس کے پیچھے نہ پڑو۔ (14) تب انھوں نے اونٹنی کے معاملے میں اپنے رسول کو جھٹلایا اور ان کے بدبخت ترین شخص نے اسے مار دیا جبکہ اس میں باقی لوگوں کی رضامندی شامل تھی، اس لیے وہ بھی گناہ میں شریک تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنے عذاب کا کوڑا برسایا اور ان کے گناہوں کے سبب ایک چیخ کے ذریعے سے انھیں ہلاک کر دیا۔ اللہ نے جس سزا کے ذریعے سے انھیں ہلاک کیا، اس میں ان سب کو برابر کر دیا (کسی کو نہیں چھوڑا۔) (15) اور اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاکت خیز عذاب میں اس طرح گرفتار کیا کہ اس پاک ذات کو اس کے کسی قسم کے (برے) نتائج کا کوئی خوف نہیں تھا۔

سورۃ اللیل مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: ایمان لانے اور خرچ کرنے میں مخلوق کے مختلف احوال کا بیان اور ہر فریق کی حالت کا تذکرہ۔

تفسیر: (1) اللہ تعالیٰ نے رات کی قسم کھائی جب وہ اپنی تاریکی سے آسمان اور زمین کے درمیانی خلا کو ڈھانپ لے۔ (2) اور دن کی قسم کھائی جب وہ روشن اور ظاہر ہو۔ (3) اور اپنی پیدا کی ہوئی مخلوق کی دونوں قسموں نر اور مادہ کی قسم کھائی۔ (4) اے لوگو! یقیناً تمھارے اعمال مختلف ہیں۔ ان میں نیکیاں ہیں جو جنت میں جانے کا باعث ہیں اور برائیاں ہیں جو آگ میں داخل ہونے کا سبب ہیں۔ (5) سو جس نے وہ دیا جو خرچ کرنا اس پر لازم تھا، جیسے زکاۃ، نان ونفقہ اور کفارہ، اور اس سے بچا جس سے اللہ تعالیٰ نے اسے منع کیا۔ (6) اور اللہ تعالیٰ نے اس کا جو صلہ دینے کا وعدہ کیا ہے، اس نے اس کی تصدیق کی۔ (7) تو ہم ضرور اس کے لیے نیک عمل کرنا اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنا آسان کر دیں گے۔ (8) اور جس نے اپنے مال میں کنجوسی سے کام لیا اور اسے اس راہ میں خرچ نہ کیا جس میں خرچ کرنا اس پر فرض تھا اور اپنے مال کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے بے نیاز رہا اور اس سے اس کے فضل میں سے کسی چیز کا سوال نہ کیا۔ (9) اور اس نے اللہ تعالیٰ کے بدلے اور ثواب کے اس وعدے کو جھٹلایا جو اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرنے پر اس سے کیا گیا ہے۔ (10) تو ہم اس کے لیے برا عمل آسان کر دیں گے اور نیکی کا کام اس کے لیے مشکل کر دیں گے۔ (11) اور جب وہ ہلاک ہوگا اور آگ میں داخل ہوگا تو وہ مال اس کے کچھ کام نہ آئے گا جس میں وہ کنجوسی کرتا رہا۔ (12) بلاشبہ حق کی راہ باطل سے واضح کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ (13) بلاشبہ آخرت کی زندگی اور دنیا کی زندگی ہمارے ہی ہاتھ میں ہے۔ ہم ان میں جس طرح چاہیں ردو بدل کریں۔ یہ حق ہمارے سوا کسی کو نہیں۔ (14) سو اے لوگو! اگر تم نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو میں نے تمھیں بھڑکتی ہوئی آگ سے خبردار کر دیا ہے۔ (15) اس آگ کی گرمی صرف بدبخت ترین شخص ہی جھیلے گا اور وہ ہے کافر۔ (16) جس نے اسے جھٹلایا جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم لائے اور اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے سے منہ پھیرا۔ (17) لوگوں میں سب سے زیادہ متقی شخص ضرور اس سے دور رکھا جائے گا۔ اس سے مراد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (18) وہ جو اپنا مال خیر کے کاموں میں خرچ کرتا ہے تا کہ گناہوں سے پاک ہو جائے۔

فوائد: ❀ تزکیۂ نفس اور پاکیزگی کی اہمیت بڑی واضح ہے۔ ❀ گناہ میں مدد کرنے والے لوگ گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔ ❀ دنیاوی سزاؤں اور مصیبتوں کا ایک بہت بڑا سبب گناہ ہوتے ہیں۔ ❀ ہر ایک کے لیے وہ کام آسان کر دیا جاتا ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے اس لیے کچھ لوگ فرمانبردار ہیں اور کچھ نافرمان۔

وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ

1 ع 21 17 رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿۲۱﴾

سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالضُّحٰى ﴿۱﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ﴿۳﴾

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ﴿۴﴾ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ

فَتَرْضٰى ﴿۵﴾ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ﴿۶﴾ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا

فَهَدٰى ﴿۷﴾ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ﴿۸﴾ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿۹﴾

1 ع 11 18 وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾

سُوْرَةُ الشَّرْحِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيْ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿۱﴾ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ﴿۲﴾

الَّذِيْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ﴿۳﴾ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿۴﴾ فَاِنَّ مَعَ

الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿۶﴾ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ﴿۷﴾

1 ع 8 19 وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿۸﴾

﴿19﴾ وہ جو مال خرچ کرتا ہے، وہ اس لیے خرچ نہیں کرتا کہ کسی کا اس پر احسان ہے جسے وہ اتارنا چاہتا ہے۔
﴿20﴾ وہ جو مال بھی خرچ کرتا ہے، اس سے صرف اپنے اس رب کی رضا چاہتا ہے جو اپنی مخلوق سے بلند و بالا ہے۔
﴿21﴾ اور عنقریب اللہ تعالیٰ اسے جو عمدہ جزا دے گا، وہ یقیناً اس سے راضی ہو جائے گا۔

سورۃ الضحیٰ مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: نبی اکرم ﷺ کے معاملے کے اول اور آخر میں آپ پر اللہ کی خصوصی شفقت و مہربانی کا بیان۔

تفسیر: ﴿1﴾ اللہ تعالیٰ نے دن کے ابتدائی وقت کی قسم کھائی۔
﴿2﴾ اور رات کی قسم کھائی جب وہ چھا جائے اور لوگ آنا جانا بند کر دیں۔
﴿3﴾ اے رسول (ﷺ)! آپ کے رب نے آپ کو نہ تو چھوڑا ہے اور نہ اس نے آپ سے نفرت کی، جیسا کہ وحی کا تسلسل ٹوٹ جانے پر مشرکین کہتے تھے۔
﴿4﴾ یقیناً آخرت کا گھر آپ کے لیے دنیا سے بہت بہتر ہے کیونکہ اس میں نہ ختم ہونے والی ہمیشہ کی نعمتیں ہیں۔
﴿5﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ جلد آپ کو اور آپ کی امت کو وافر ثواب دے گا یہاں تک کہ آپ اس پر راضی ہو جائیں گے جو اس نے آپ کو عطا کیا اور آپ کی امت کو دیا۔
﴿6﴾ یقیناً اس نے آپ کو بچپن میں یتیم پایا جبکہ آپ کے والد فوت ہو چکے تھے تو اس نے آپ کو ٹھکانا دیا، اس طرح کہ آپ کے دادا عبدالمطلب آپ کے لیے شفیق و مہربان بنے، پھر آپ کے چچا ابوطالب۔
﴿7﴾ اور آپ کو اس طرح پایا کہ آپ نہیں جانتے تھے کتاب کیا ہے اور نہ ایمان کے بارے میں جانتے تھے، تو اس نے آپ کو اس میں سے وہ کچھ سکھایا جو آپ نہیں جانتے تھے۔
﴿8﴾ اور اس نے آپ کو نادار پایا تو غنی کر دیا۔
﴿9﴾ لہٰذا آپ بھی یتیم پر سختی نہ کریں جس کا باپ بچپن میں فوت ہو گیا ہو اور نہ اسے ذلیل کریں۔ ﴿10﴾ اور نہ ضرورت مند سوال کرنے والے کو ڈانٹیں۔
﴿11﴾ اور اللہ کی ان نعمتوں کی قدر کریں جو اس نے آپ پر کی ہیں اور انھیں بیان کرتے رہیں۔

سورۃ الم نشرح مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: نبی اکرم ﷺ پر معنوی نعمتوں کی تکمیل کر کے احسان فرمانا۔

تفسیر: ﴿1﴾ بلاشبہ یقیناً ہم نے آپ کا سینہ کھول دیا اور وحی حاصل کرنے کا شوق آپ میں پیدا کیا۔
﴿2﴾ اور ہم نے آپ کے سابقہ گناہ معاف کر دیے اور ایامِ جاہلیت کے جس بوجھ میں آپ مبتلا تھے، ہم نے اسے آپ سے ختم کر دیا۔
﴿3﴾ جس نے آپ کو تھکا دیا اور قریب تھا کہ وہ آپ کی کمر توڑ دیتا۔ ﴿4﴾ اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند کر دیا اور یقیناً اب آپ کا ذکر اذان اور اقامت وغیرہ میں ہوتا ہے۔
﴿5﴾ سو بلاشبہ شدت اور تنگی کے ساتھ آسانی اور وسعت و راحت ہے۔ ﴿6﴾ بلاشبہ شدت اور تنگی کے ساتھ آسانی اور وسعت و راحت ہے۔ جب آپ یہ جان لیں گے تو پھر آپ کو قوم کی طرف سے دی گئی تکلیف خوفزدہ نہیں کرے گی اور نہ وہ آپ کو اللہ کی طرف دعوت دینے سے روک سکے گی۔ ﴿7﴾ لہٰذا جب آپ اپنے کاموں سے فارغ ہوں اور انھیں پورا کر لیں تو اپنے رب کی عبادت میں خوب محنت کریں۔ ﴿8﴾ اور اپنی پوری توجہ اور ارادہ صرف اکیلے اللہ کی طرف کریں۔

فوائد: ❀ نبیٔ اکرم ﷺ کی اپنے رب کے ہاں جو قدر و عزت ہے، اس کا مقابلہ کوئی قدر و عزت نہیں کر سکتی۔ ❀ نعمتوں کا شکر بجا لانا بندے پر اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ ❀ کمزوروں پر رحم کرنا اور ان کے ساتھ شفقت و نرمی کا برتاؤ کرنا واجب ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی اپنے نبی ﷺ کی عزت افزائی کہ اس نے آپ کے لیے آپ کا تذکرہ بلند فرما دیا۔

سُورَةُ التِّينِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانِي آيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ﴿١﴾ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ﴿٢﴾ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ﴿٣﴾
لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ﴿٤﴾ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ
سٰفِلِيْنَ ﴿٥﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿٦﴾
فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ﴿٧﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٨﴾ ع 1 8 20

سُورَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ آيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ﴿١﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ﴿٢﴾
اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ﴿٣﴾ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ﴿٤﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا
لَمْ يَعْلَمْ ﴿٥﴾ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ﴿٦﴾ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ﴿٧﴾ اِنَّ
اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ﴿٨﴾ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ﴿٩﴾ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ﴿١٠﴾
اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ﴿١١﴾ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ﴿١٢﴾ اَرَءَيْتَ اِنْ
كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿١٣﴾ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ﴿١٤﴾ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ
لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ﴿١٥﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿١٦﴾ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ﴿١٧﴾

سورۃ التین مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: انسان کی فطرت اور شکل وصورت کی درستگی کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کا اس پر احسان جتانا اور خاتمۂ رسالت کا کمال۔

تفسیر: (1) اللہ تعالیٰ نے انجیر اور اس کے اگنے کی جگہ کی قسم کھائی اور زیتون اور اس کے اگنے کے مقام کی قسم کھائی جو سرزمین فلسطین میں ہے، جس سرزمین میں عیسیٰ علیہ السلام بھیجے گئے۔ (2) اور سینا کے پہاڑ کی قسم کھائی جس کے پاس اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام سے سرگوشی کی۔ (3) اور حرمت والے شہر مکہ کی قسم کھائی، جس میں داخل ہونے والے کو امن مل جاتا ہے اور اسی میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے گئے۔ (4) بلاشبہ یقیناً ہم نے انسان کو نہایت مناسب تخلیق اور افضل شکل وصورت میں پیدا کیا۔ (5) پھر ہم نے اسے دنیا میں بڑھاپے اور کم عقلی کی طرف لوٹا دیا تو وہ اپنے جسم سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا، بالکل اسی طرح جیسے بگڑی ہوئی فطرت والا اپنے اعضاء سے فائدہ نہیں اٹھاتا اور آگ میں داخل ہو جاتا ہے۔ (6) مگر جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، پھر بے شک وہ لوگ اگر بوڑھے بھی ہو جائیں تو ان کے لیے کبھی نہ ختم ہونے والا، ہمیشہ کا ثواب ہے اور وہ ہے جنت کیونکہ انھوں نے اپنی فطرت کو پاک صاف رکھا۔ (7) اے انسان! جب تو نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی بے شمار نشانیاں اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں تو پھر کون سی چیز تجھے جزا کے دن کو جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے؟ (8) کیا اللہ تعالیٰ تمام حاکموں سے بڑا حاکم اور سب سے بڑھ کر عدل وانصاف کرنے والا نہیں جس نے روزِ قیامت کو جزا اور بدلے کا دن ٹھہرایا؟ کیا یہ بات عقل میں آسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں فیصلہ کیے بغیر انھیں بے کار چھوڑ دے اور نیک شخص کو اس کی نیکی کا اور برے کو اس کی برائی کا بدلہ نہ دے؟

سورۃ العلق مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: وحی کے ذریعے سے انسان کے ہدایت پا جانے اور تکبر و جہالت کے ذریعے سے گمراہ ہو جانے کا بیان۔

تفسیر: (1) اے رسول! اللہ تعالیٰ جو وحی آپ کی طرف کرتا ہے اس کی قراءت کریں، اس حال میں کہ اس کی ابتدا اپنے رب کے نام سے کریں جس نے تمام مخلوقات کو پیدا کیا۔ (2) اس نے انسان کو جمے ہوئے خون کے ایک لوتھڑے سے پیدا کیا جبکہ پہلے وہ ایک نطفہ تھا۔ (3) اے رسول! اس وحی کی قراءت کریں جو اللہ نے آپ کی طرف بھیجی ہے اور آپ کا رب بڑے کرم والا ہے جس کے کرم کا مقابلہ کوئی کریم نہیں کرسکتا۔ وہ بہت زیادہ سخاوت اور احسان کرنے والا ہے۔ (4) جس نے قلم کے ذریعے سے تحریر کرنا اور لکھنا سکھایا۔ (5) اس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ جانتا نہیں تھا۔ (6) حقیقت یہ ہے کہ فاجر انسان، جیسے ابوجہل اللہ تعالیٰ کی حدود کی پامالی میں ہر حد سے گزر جاتا ہے۔ (7) اس لیے کہ اس کے پاس جو مال اور مقام ومرتبہ ہے، اس کی بنا پر وہ خود کو بے نیاز سمجھتا ہے۔ (8) اے انسان! بلاشبہ قیامت کے دن تمھیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے تو وہ ہر ایک کو وہی جزا دے گا جس کا وہ حقدار ہے۔ (9) کیا آپ نے ابوجہل سے بھی زیادہ عجیب معاملہ کسی کا دیکھا ہے جو روکتا ہے؟ (10) ہمارے بندے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وہ کعبہ کے پاس نماز ادا کریں۔ (11) بھلا بتائیں تو سہی جسے روکا جارہا ہے اگر یہ اپنے رب کی طرف سے ہدایت اور بصیرت پر ہو؟ (12) یا وہ لوگوں کو اللہ سے ڈرنے کا حکم دیتا ہو کہ اس کے حکم بجا لاؤ اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ جاؤ تو کیا ایسے شخص کو روکا جائے گا؟ (13) بھلا بتائیں تو سہی اگر یہ منع کرنے والا اسے جھٹلائے جو رسول اس کے پاس لایا اور اس سے منہ پھیرے، کیا وہ اللہ سے نہیں ڈرتا؟ (14) اس بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو نماز ادا کرنے سے روکنے والا کیا یہ نہیں جانتا کہ جو کچھ وہ کرتا ہے، اللہ اسے دیکھتا ہے، اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں؟ (15) معاملہ ایسے نہیں جیسے یہ جاہل سمجھتا ہے۔ اگر یہ ہمارے بندے کو تکلیف دینے اور جھٹلانے سے باز نہ آیا تو ہم ضرور اس کی پیشانی سے سختی کے ساتھ پکڑ کر اسے آگ کی طرف گھسیٹیں گے۔ (16) اس پیشانی والا بات کا جھوٹا اور غلط کار ہے۔ (17) اسے چاہیے کہ جب اسے پیشانی سے پکڑ کر آگ میں ڈالا جائے گا، تو وہ اس وقت اپنے ساتھیوں اور حمایتیوں کو مدد کے لیے بلائے کہ وہ اسے عذاب سے بچائیں۔

فوائد: اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول سب سے اعلیٰ مقصد ہے۔ ❀ اسلام میں پڑھنے لکھنے کی بڑی اہمیت ہے۔ ❀ مالداری اس وقت انتہائی خطرناک ہے جب وہ انسان کو تکبر اور حق سے دوری کی طرف لے جائے۔ ❀ نیک کاموں سے روکنا کفر کی ایک عادت ہے۔

سَندْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿١٨﴾ كَلَّا ۖ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِب ۩ ﴿١٩﴾

سُورَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُ آيَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿١﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿٢﴾ لَيْلَةُ
الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ﴿٣﴾ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا
بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ﴿٤﴾ سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿٥﴾

سُورَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانِي آيَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنفَكِّينَ
حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿١﴾ رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿٢﴾
فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ﴿٣﴾ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن
بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿٤﴾ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ
مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ
وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ﴿٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَ
الْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ أُولَٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ﴿٦﴾

السجدة 15 - 21 - 19 ع 1

وقف النبی ﷺ — معانقة 18 — عند المتأخرين 12 — 22 - 5 ع 1

﴿18﴾ تو ہم ضرور ان سخت گیر فرشتوں کو بلالیں گے جو جہنم کے داروغے ہیں، جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم انھیں ملے اسے بجالاتے ہیں، پھر وہ دیکھے کہ کون سا گروہ زیادہ قوت والا اور طاقتور ہے۔

﴿19﴾ معاملہ ایسے نہیں جس طرح اس ظالم نے سمجھ لیا ہے کہ وہ آپ کو نقصان پہنچائے گا، لہٰذا اس کی کسی روک ٹوک کی پروا نہ کریں اور اللہ کے حضور سجدہ کریں، نیز اطاعت کے کام کر کے اس کے قریب ہو جائیں کیونکہ اطاعت والے کام اللہ تعالیٰ کے قریب کرتے ہیں۔

سورۃ القدر مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: لیلۃ القدر کی فضیلت کا بیان۔

تفسیر: ﴿1﴾ بلاشبہ ہم نے پورا قرآن آسمانِ دنیا کی طرف رمضان کے مہینے میں شب قدر میں اتارا جس طرح ہم نے اسے نبیٔ اکرم ﷺ پر نازل کرنے کی ابتدا بھی شبِ قدر میں کی۔

﴿2﴾ اے نبی! کیا آپ جانتے ہیں کہ اس رات میں کیا خیر و برکت ہے؟

﴿3﴾ یہ رات عظیم خیر اور بھلائی والی ہے اور جو شخص ایمان کے ساتھ اور ثواب کے حصول کے لیے اس کا قیام کرے، یہ اس کے لیے ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

﴿4﴾ اس میں فرشتے اور جبریل علیہ السلام اپنے پاک رب کی اجازت سے ہر اس حکم کو لے کر نازل ہوتے ہیں جس کا فیصلہ اس نے اس سال میں کیا ہوتا ہے، چاہے وہ رزق ہو یا موت یا پیدائش یا دیگر وہ امور ہوں جو اللہ کی تقدیر میں ہیں۔

﴿5﴾ یہ مبارک رات اپنے اول تا آخر فجر طلوع ہونے تک ساری ہی خیر اور بھلائی والی ہے۔

سورۃ البینہ مدنی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: رسالت محمدیہ کے کمال اور اس کے واضح ہونے کا بیان۔

تفسیر: ﴿1﴾ یہودی، عیسائی اور مشرک تمام کافر اپنے اُس اتحاد اور گٹھ جوڑ کو چھوڑنے والے نہ تھے جو انھوں نے کفر پر کیا یہاں تک کہ ان کے پاس روشن دلیل اور واضح حجت آجاتی۔

﴿2﴾ یہ روشن دلیل اور واضح حجت اللہ کی طرف سے بھیجے جانے والے وہ رسول ہیں جو پاک صحیفے پڑھتے ہیں جنھیں صرف پاکیزہ لوگ ہی چھوتے ہیں۔

﴿3﴾ ان صحیفوں میں سچی خبریں اور عدل و انصاف پر مبنی احکام ہیں، جو لوگوں کی اس چیز کی طرف راہنمائی کرتے ہیں جس میں ان کے لیے خیر اور بھلائی ہو۔

﴿4﴾ وہ یہودی جنھیں تورات دی گئی اور وہ عیسائی جنھیں انجیل دی گئی، انھوں نے اس کے بعد ہی اختلاف کیا جب اللہ تعالیٰ نے اپنا نبی ان کی طرف بھیجا، پھر ان میں سے کچھ اسلام لے آئے اور کچھ اپنے نبی کی سچائی کو جاننے کے بعد بھی اپنے کفر میں حد سے بڑھ گئے۔

﴿5﴾ یہود و نصاریٰ کی مجرمانہ سوچ اور اسلام دشمنی اس بات سے ظاہر ہوتی ہے کہ انھیں اس قرآن میں بھی وہی حکم دیا گیا، جو ان کی اپنی کتابوں میں دیا گیا تھا، یعنی صرف اکیلے اللہ کی عبادت کرنا، شرک سے بچنا، نماز قائم کرنا اور زکاۃ ادا کرنا۔ سو انھیں جس چیز کا حکم دیا گیا، وہی سیدھا دین ہے جس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں۔

﴿6﴾ بلاشبہ یہودیوں، عیسائیوں اور مشرکوں میں سے جن لوگوں نے کفر کیا، وہ قیامت کے دن جہنم میں داخل ہوں گے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلانے کی وجہ سے یہی لوگ مخلوق میں سے بدترین ہیں۔

فوائد: ❀ شبِ قدر کو سال کی باقی راتوں پر فضیلت حاصل ہے۔

❀ عبادت میں اخلاص اس کی قبولیت کی شرائط میں سے ہے۔

❀ تمام شریعتوں کا اصول میں متفق ہونا قبولِ رسالت کی دعوت دیتا ہے۔

❀ کافر مخلوق میں بدترین اور مومن بہترین لوگ ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ أُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۞٧ ؕ
جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ
فِيهَآ أَبَدًا ۖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۞٨ ع

ع 1 8 23

سُورَةُ الزَّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانِ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۞١ ۙ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ۞٢ ۙ
وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا ۞٣ ۚ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ۞٤ ۙ بِأَنَّ
رَبَّكَ أَوْحٰى لَهَا ۞٥ ۙ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا
أَعْمَالَهُمْ ۞٦ ؕ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۞٧ ؕ وَمَنْ
يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۞٨ ع

ع 1 8 24

سُورَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ إِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۞١ ۙ فَالْمُورِيٰتِ قَدْحًا ۞٢ ۙ فَالْمُغِيرٰتِ صُبْحًا ۞٣ ۙ
فَأَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۞٤ ۙ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۞٥ ۙ إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهٖ
لَكَنُودٌ ۞٦ ۚ وَإِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيدٌ ۞٧ ۚ وَإِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ۞٨ ؕ

⑦ بلا شبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، وہی لوگ مخلوق میں بہترین ہیں۔
⑧ ان کے رب کے ہاں ان کا بدلہ وہ جنتیں ہیں جن کے محلات اور درختوں کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ جب وہ اللہ پر ایمان لائے اور اس کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ بھی اللہ کی رحمت پا کر اس سے خوش ہو گئے۔ یہ رحمت وہی حاصل کر سکتا ہے جو اپنے رب سے ڈر کر اس کا حکم مانے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچے۔

سورۃ الزلزال مدنی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: قیامت کی ہولناکیاں اور اس دن ہونے والے حساب کی باریکی یاد کرانا۔

تفسیر: ① جب زمین کو زوردار طریقے سے ہلایا جائے گا۔ یہ عمل قیامت کے دن زمین کے ساتھ پیش آئے گا۔
② اور زمین اپنے پیٹ میں موجود فوت ہونے والوں وغیرہ سب کو باہر نکال دے گی۔
③ اور انسان حیرت سے کہے گا: زمین کو کیا ہو گیا ہے کہ اس طرح حرکت کر رہی ہے اور اس پر لرزہ طاری ہے؟
④ اس عظیم دن زمین ہر اچھے اور برے عمل کے بارے میں بتا دے گی جو اس پر ہوا۔
⑤ کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے بتا دے گا اور اس کو حکم بھی دے گا۔
⑥ اس عظیم دن میں جب زمین ہلنے لگے گی تو لوگ حساب کے میدان میں ٹولیوں کی صورت میں نکلیں گے تاکہ انھیں وہ اعمال دکھائے جائیں جو انھوں نے دنیا میں کیے۔
⑦ چنانچہ جس شخص نے چھوٹی چیونٹی کے وزن برابر بھی خیر اور بھلائی کا کوئی کام کیا ہوگا، وہ اسے اپنے سامنے دیکھ لے گا۔
⑧ اور جس نے چھوٹی چیونٹی کے وزن برابر بھی کوئی برا کام کیا ہوگا تو وہ اسے بھی اسی طرح دیکھ لے گا۔

سورۃ العادیات مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: انسان کو آخرت کی یاد دلا کر انکار اور لالچ سے خبردار کرنا۔

تفسیر: ① اللہ تعالیٰ نے ان گھوڑوں کی قسم کھائی ہے جو دوڑتے ہیں یہاں تک کہ ان کے تیز دوڑنے سے ان کے ہانپنے کی آواز سنائی دیتی ہے۔
② اور ان گھوڑوں کی قسم کھائی ہے جو اپنے سُم زوردار طریقے سے چٹانوں سے ٹکرا کر ان میں سے آگ نکالتے ہیں۔
③ اور ان گھوڑوں کی قسم کھائی جو صبح کے وقت دشمن پر حملہ کرتے ہیں۔
④ پھر اپنے دوڑنے سے غبار اڑاتے ہیں۔
⑤ اور اپنے شہسواروں کے ساتھ دشمن کے لشکر میں گھس جاتے ہیں۔
⑥ بلا شبہ انسان اس خیر کو بہت زیادہ روکنے والا ہے جو اس کا رب اس سے چاہتا ہے۔
⑦ اور بلا شبہ وہ یہ خیر روکنے پر خود بھی گواہ ہے اور یہ اتنا واضح معاملہ ہے کہ وہ اس کے انکار کی طاقت نہیں رکھتا۔
⑧ اور وہ مال کی بے حد محبت کی وجہ سے اس میں کنجوسی کرتا ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کا خوف، ایک بہت بڑا سبب ہے اللہ تعالیٰ کے اپنے بندے سے راضی ہونے کا۔
❀ اولادِ آدم کے عملوں پر زمین گواہی دے گی۔

أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ ﴿٩﴾ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ ﴿١٠﴾

1 ع 11 25 إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ ﴿١١﴾

سُورَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ إِحْدَى عَشْرَةَ آيَةً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

الْقَارِعَةُ ﴿١﴾ مَا الْقَارِعَةُ ﴿٢﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ ﴿٣﴾
يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ﴿٤﴾ وَتَكُونُ الْجِبَالُ
كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ ﴿٥﴾ فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ﴿٦﴾ فَهُوَ
فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٧﴾ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ﴿٨﴾ فَأُمُّهُ
1 ع 11 26 هَاوِيَةٌ ﴿٩﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ ﴿١٠﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿١١﴾

سُورَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانِ آيَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ﴿١﴾ حَتَّىٰ زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ﴿٢﴾ كَلَّا سَوْفَ
تَعْلَمُونَ ﴿٣﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٤﴾ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ
الْيَقِينِ ﴿٥﴾ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ﴿٦﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ﴿٧﴾
1 ع 8 27 ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ﴿٨﴾

(9) کیا دنیا کی زندگی سے دھوکا کھانے والا یہ انسان نہیں جانتا کہ جب اللہ تعالیٰ قبروں سے مردوں کو اٹھائے گا اور انھیں حساب کتاب اور جزا سزا کے لیے زمین سے نکالے گا تو معاملہ یوں نہ ہوگا جیسے وہ سمجھتا ہے؟
(10) دلوں کی نیتیں اور عقائد وغیرہ سب ظاہر اور واضح کر دیے جائیں گے۔ (11) بلاشبہ ان کا رب اس دن ان سے پوری طرح باخبر ہوگا۔ اس سے اپنے بندوں کی کوئی چیز چھپی نہ ہوگی اور وہ ضرور انھیں ان کی جزا دے گا۔

سورۃ القارعہ مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: قیامت کی ہولناکی ذہن نشین کرانے کے لیے دلوں پر دستک دینے اور اس کے میزان کے معاملے میں لوگوں کے مختلف احوال کا بیان۔

تفسیر: (1) وہ گھڑی جو اپنی بڑی ہولناکی کی وجہ سے دلوں کو ہلا کر رکھ دے گی۔ (2) وہ گھڑی کیا ہے جو اپنی عظیم ہولناکی کی بنا پر دلوں پر چوٹ لگائے گی؟
(3) اے رسول! آپ کو کیا معلوم کہ اپنی عظیم ہولناکی کی وجہ سے لوگوں کے دلوں پر چوٹ لگانے والی یہ گھڑی کیا ہے؟ بلاشبہ وہ قیامت کا دن ہے۔
(4) ایسا دن جو لوگوں کے دلوں پر چوٹ لگائے گا تو وہ ادھر ادھر پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح بکھر جائیں گے۔
(5) اور پہاڑ اپنے چلنے اور حرکت کرنے میں ہلکے ہونے کے اعتبار سے دھنی ہوئی اون کی طرح ہو جائیں گے۔ (6) پھر جس کے نیک اعمال کا پلڑا اس کے برے اعمال سے بھاری ہوگیا۔
(7) تو وہ من پسند زندگی جیے گا جو اسے جنت میں ملے گی۔
(8) اور جس کے برے اعمال اس کے نیک اعمال سے وزنی ہوگئے۔ (9) تو اس کا ٹھکانا قیامت کے دن جہنم ہوگا۔
(10) اور اے رسول! آپ کو کیا معلوم کہ وہ کیا ہے؟
(11) وہ نہایت تیز گرم آگ ہے۔

سورۃ التکاثر مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: مال میں اضافے کے لیے باہم مقابلہ کرنے والوں اور دنیا کی وجہ سے غافل لوگوں کو قبروں اور حساب کتاب کی یاددہانی۔

تفسیر: (1) اے لوگو! تمھیں مال اور اولاد کے ساتھ ایک دوسرے پر فخر وغرور نے اللہ کی اطاعت سے غافل کر دیا۔
(2) یہاں تک کہ تم مر گئے اور اپنی قبروں میں جا پہنچے۔
(3) تمھیں مال و اولاد کی بنا پر آپس میں فخر وغرور کر کے اللہ کی اطاعت سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔ عنقریب تمھیں اس مشغولیت کے انجام کا علم ہو جائے گا۔
(4) پھر عنقریب تم اس کا انجام جان لو گے۔
(5) حقیقت یہ ہے کہ اگر تمھیں یقینی علم ہو جائے کہ تم اللہ کی طرف اٹھائے جاؤ گے اور بلاشبہ وہ ضرور تمھیں تمھارے اعمال کی جزا دے گا تو تم مال و اولاد کے ساتھ ایک دوسرے پر فخر وغرور کرنے میں مشغول نہ رہو۔
(6) اللہ کی قسم! تم قیامت کے دن ضرور آگ دیکھو گے۔
(7) پھر تم ضرور اسے یقین کی آنکھ سے دیکھ لو گے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہوگا۔
(8) پھر اس دن اللہ تعالیٰ تم سے ضرور ان انعامات کے بارے میں سوال کرے گا جو اس نے صحت اور مال و دولت وغیرہ کی صورت میں تم پر کیے۔

فوائد: ❀ مال اور اولاد کی وجہ سے ایک دوسرے پر فخر وغرور کرنے اور اترانے کے سنگین نتائج ہیں۔ ❀ قبر وہ زیارت گاہ ہے جہاں سے جلد ہی لوگ آخرت کے جہان میں منتقل ہو جاتے ہیں۔
❀ قیامت کے دن لوگوں سے ان نعمتوں کا سوال ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے ان پر دنیا میں کیں۔ ❀ انسان کی فطرت میں مال کی محبت رکھ دی گئی ہے۔

سُوۡرَةُ الۡعَصۡرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

وَالۡعَصۡرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِيۡ خُسۡرٍ ۙ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۙ۬ وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ ﴿۳﴾ ع 1 3 28

سُوۡرَةُ الۡهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسۡعُ اٰيَاتٍ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيۡ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ﴿۲﴾

يَحۡسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخۡلَدَهٗ ﴿۳﴾ كَلَّا لَيُنۡۢبَذَنَّ فِي الۡحُطَمَةِ ﴿۴﴾ وَمَاۤ

اَدۡرٰىكَ مَا الۡحُطَمَةُ ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰهِ الۡمُوۡقَدَةُ ۙ﴿۶﴾ الَّتِيۡ تَطَّلِعُ عَلَى

الۡاَفۡـِٕدَةِ ﴿۷﴾ اِنَّهَا عَلَيۡهِمۡ مُّؤۡصَدَةٌ ۙ﴿۸﴾ فِيۡ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾ ع 1 9 29

سُوۡرَةُ الۡفِيۡلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمۡسُ اٰيَاتٍ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِيۡلِ ﴿۱﴾ اَلَمۡ يَجۡعَلۡ

كَيۡدَهُمۡ فِيۡ تَضۡلِيۡلٍ ۙ﴿۲﴾ وَّاَرۡسَلَ عَلَيۡهِمۡ طَيۡرًا اَبَابِيۡلَ ۙ﴿۳﴾

تَرۡمِيۡهِمۡ بِحِجَارَةٍ مِّنۡ سِجِّيۡلٍ ۙ﴿۴﴾ فَجَعَلَهُمۡ كَعَصۡفٍ مَّاۡكُوۡلٍ ﴿۵﴾ ع 1 5 30

سورۃ العصر مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: خسارے اور نقصان سے بچنے کے اسباب۔

تفسیر: (1) اللہ پاک نے عصر کے وقت کی قسم کھائی ہے۔

(2) بلا شبہ انسان یقیناً نقصان اور ہلاکت میں ہے۔

(3) سوائے ان لوگوں کے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید اور حق پر صبر کرنے کی تلقین کی، تو ان صفات کے حامل لوگ اپنی دنیا و آخرت کی زندگی میں نجات پانے والے ہیں۔

سورۃ الھمزہ مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: مال کی کثرت کے دھوکے میں پڑ کر مومنوں کا مذاق اڑانے سے ڈرانا۔

تفسیر: (1) تباہی اور سخت عذاب ہے اس شخص کے لیے جو لوگوں کی بہت زیادہ چغل خوری کرتا اور ان کو طعنے دیتا ہے۔

(2) جس کی ساری فکر مال جمع کرنا اور اسے گِن گِن کر رکھنا ہے، اس کے سوا اس کی کوئی سوچ نہیں ہوتی۔

(3) وہ یہ سمجھتا ہے کہ جو مال اس نے جمع کیا ہے، وہ ضرور اسے موت سے نجات دے گا اور وہ دنیا میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

(4) معاملہ ایسے نہیں جیسے یہ جاہل سمجھتا ہے۔ اسے ضرور جہنم کی آگ میں پھینکا جائے گا جو اپنے عذاب کی شدت سے ہر اس چیز کو توڑ پھوڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی جو اس میں ڈالی جائے گی۔

(5) اے رسول! آپ کو کیا معلوم کہ وہ آگ کیا ہے جو ہر اس چیز کو توڑ پھوڑ دے گی جو اس میں ڈالی جائے گی؟

(6) بلا شبہ وہ اللہ تعالیٰ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہوگی۔

(7) جو لوگوں کے جسموں سے ان کے دلوں تک پہنچ جائے گی۔

(8) بلا شبہ جنھیں اس میں عذاب دیا جائے گا، وہ ان پر بند ہوگی۔

(9) لمبے پھیلے ہوئے ستونوں کے ساتھ یہاں تک کہ وہ اس سے نکل نہیں پائیں گے۔

سورۃ الفیل مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: اللہ تعالیٰ کے حرمت والے گھر کے خلاف سازش کرنے والوں کے بارے میں اس کی قدرت اور پکڑ کا بیان۔

تفسیر: (1) اے رسول! کیا آپ نہیں جانتے کہ آپ کے رب نے ابرہہ اور اس کے ہاتھیوں والے لشکر کے ساتھ کیا کیا جب انھوں نے کعبے کو گرانا چاہا؟

(2) بلا شبہ یقیناً انھوں نے اسے گرانے کی جو ناپاک تدبیر کی، اللہ تعالیٰ نے اسے ناکام کر دیا اور وہ لوگوں کو کعبے سے پھیرنے کی جو خواہش رکھتے تھے، وہ پوری نہ ہوئی اور وہ اس کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔

(3) اور اللہ نے ان پر پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ بھیج دیے۔

(4) جو انھیں پتھر کی کنکریاں مار رہے تھے۔

(5) سو اللہ نے انھیں کھیتی کے ان پتوں اور کونپلوں کی طرح کر دیا جنھیں جانوروں نے کھایا اور روندا ہو۔

فوائد: ❀ جو لوگ ایمان نہیں لاتے، نیک عمل نہیں کرتے، ایک دوسرے کو حق کی تلقین نہیں کرتے اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت نہیں کرتے، ان کے لیے ناکامی ہے۔

❀ لوگوں کی عیب جوئی اور چغل خوری حرام ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا اپنے عزت و حرمت والے گھر کا دفاع کرنا اور یہ اس امن کا حصہ ہے جس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے کر رکھا ہے۔

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَّكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۙ﴿۱﴾ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۚ﴿۲﴾ فَلْيَعْبُدُوْا

رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۙ﴿۳﴾ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ﴿۴﴾ ع 1 4 31

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ﴿۱﴾ؕ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۙ﴿۲﴾ وَ

لَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۳﴾ؕ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۙ﴿۴﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ

صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴿۵﴾ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۙ﴿۶﴾ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ﴿۷﴾ ع 1 7 32

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ﴿۱﴾ؕ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿۲﴾ؕ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ﴿۳﴾ ع 1 3 33

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ﴿۱﴾ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿۲﴾

سورۂ قریش مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: قریش پر اللہ کے انعامات اور ان کے ذمے اللہ کے حق کا بیان۔

تفسیر: (1) قریش کی عادت اور ان کے مانوس ہونے کے سبب۔

(2) سردیوں میں یمن کی طرف اور گرمیوں میں شام کی طرف پُرامن سفر سے مانوس ہونے کی وجہ سے۔

(3) انھیں چاہیے کہ وہ صرف اس حرمت والے گھر کے رب کی عبادت کریں، جس نے ان کے لیے یہ سفر آسان کیے، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔

(4) وہ ذات جس نے انھیں بھوک میں کھانا دیا اور خوف میں امن دیا، اس طرح کہ عربوں کے دلوں میں حرم کی اور وہاں کے رہنے والوں کی عظمت وعزت ڈال دی۔

سورۃ الماعون مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: جزا وسزا کو جھٹلانے والوں کے اوصاف کا بیان۔

تفسیر: (1) کیا آپ نے اسے پہچانا جو قیامت کے دن کی جزا کو جھوٹ کہتا ہے؟

(2) وہی ہے جو یتیم کی ضرورت پوری کرنے کے بجائے اسے دھکے دیتا ہے۔

(3) اور نہ خود کو آمادہ کرتا ہے اور نہ کسی دوسرے کو شوق دلاتا ہے کہ وہ فقیر کو کھانا دے۔

(4) سو ہلاکت اور عذاب ہے اُن نمازیوں کے لیے۔

(5) جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں۔ وہ ان کی پروا نہیں کرتے یہاں تک کہ ان کا وقت گزر جاتا ہے۔

(6) وہ جو اپنی نمازوں اور دیگر اعمال میں دکھلاوا کرتے ہیں اور خالص اللہ کے لیے عمل نہیں کرتے۔

(7) وہ دوسروں کی ایسی چیز سے مدد کرنے سے بھی روکتے ہیں جس سے مدد کرنے کا کوئی نقصان نہیں ہوتا۔

سورۃ الکوثر مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: اللہ تعالیٰ کا نبیٔ اکرم ﷺ پر بہت زیادہ خیر وبھلائی اور آپ کے دفاع کے ذریعے سے احسان فرمانا۔

تفسیر: (1) اے رسول! یقیناً ہم نے آپ کو بہت زیادہ خیر اور بھلائی دی اور اس میں جنت کی نہر کوثر بھی ہے۔

(2) لہٰذا آپ ان نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا کریں کہ صرف اسی کے لیے نماز ادا کریں اور اسی کے نام پر ذبح کریں، مشرکین کے برعکس کہ وہ ذبح کے ذریعے سے اپنے بتوں کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

(3) بلاشبہ آپ سے دشمنی رکھنے والا ہی ہر خیر اور بھلائی سے کٹا ہوا ہے۔ وہ ایسا بے نام ونشان ہے کہ اگر اس کا ذکر ہوا بھی تو برا ہی ہوگا۔

سورۃ الکافرون مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: کفر اور کافروں سے براءت وبیزاری۔

تفسیر: (1) اے رسول! کہہ دیں: اے اللہ کے ساتھ کفر کرنے والو!

(2) میں حال اور مستقبل کسی دور میں ان بتوں کی عبادت نہیں کروں گا جن کی تم عبادت کرتے ہو۔

فوائد: ❀ اسلام میں امن کی بڑی اہمیت ہے۔ ❀ ریاکاری دلوں کی وہ بیماری ہے جو عمل کو برباد کر دیتی ہے۔ ❀ نعمتوں کا شکر بجا لانا ان میں اضافے کا باعث ہے۔ ❀ نبیٔ اکرم ﷺ کا اپنے رب کے ہاں مقام ومرتبہ، اللہ تعالیٰ کا آپ کی حفاظت کرنا اور دنیا وآخرت میں آپ کو عزت وشرف سے نوازنا۔ ❀ کافروں سے قطع تعلق کرنا چاہیے۔

وَلَآ أَنتُمْ عَٰبِدُونَ مَآ أَعْبُدُ ۝٣ وَلَآ أَنَا۠ عَابِدٌ مَّا عَبَدتُّمْ ۝٤ وَ
لَآ أَنتُمْ عَٰبِدُونَ مَآ أَعْبُدُ ۝٥ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝٦ ع — ع 1 6 34

سُورَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ۝١ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ
اللَّهِ أَفْوَاجًا ۝٢ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ تَوَّابًۢا ۝٣ ع — ع 1 3 35

سُورَةُ تَبَّتْ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۝١ مَآ أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُۥ وَمَا
كَسَبَ ۝٢ سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝٣ وَامْرَأَتُهُۥ حَمَّالَةَ
الْحَطَبِ ۝٤ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍۭ ۝٥ ع — ع 1 5 36

سُورَةُ الْإِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝١ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ
يُولَدْ ۝٣ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ۝٤ ع — ع 1 4 37

(3) نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں اور وہ ہے ایک اللہ۔

(4) اور نہ میں ان کی عبادت کرنے والا ہوں جن بتوں کی تم عبادت کرتے ہو۔

(5) اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور وہ ہے ایک اللہ۔

(6) تمھارے لیے تمھارا دین ہے جسے تم نے خود اپنے لیے گھڑ لیا اور میرے لیے میرا دین ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نازل کیا۔

سورۃ النصر مدنی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: نبی اکرم ﷺ کو مدد اور رسالت کے اختتام پذیر ہونے کی بشارت۔

تفسیر: (1) اے رسول! جب آپ کے دین کے لیے اللہ کی مدد آ جائے اور وہ اس کو غالب کر دے اور مکہ فتح ہو جائے۔

(2) اور آپ دیکھیں کہ لوگ گروہ در گروہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔

(3) تو آپ جان لیں کہ یہ اس مشن کے پورا ہونے کے قریب ہونے کی علامت ہے جو آپ کو دے کر بھیجا گیا، لہٰذا آپ اس مدد اور فتح کی نعمت کے شکر کے طور پر اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کریں اور اس سے بخشش مانگیں۔ بلاشبہ وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور انھیں بخش دیتا ہے۔

سورۃ اللھب مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: ابولہب اور اس کی بیوی کی ناکامی کا بیان۔

تفسیر: (1) نبیٔ اکرم ﷺ کے چچا ابولہب بن عبدالمطلب کے اعمال کی ناکامی کی وجہ سے اس کے دونوں ہاتھ برباد ہو گئے کیونکہ وہ نبیٔ اکرم ﷺ کو تکلیف دیتا تھا اور اس کی یہ ساری کوششیں ضائع ہو گئیں۔

(2) کون سی چیز اس کے کام آئی، اس کا مال اور اس کی اولاد؟ وہ دونوں اس سے عذاب ٹال سکے نہ اس کے لیے رحمت لا سکے۔

(3) عنقریب قیامت کے دن وہ شعلوں والی آگ میں داخل ہو گا جس کی تپش اور گرمی جھیلے گا۔

(4) اور عنقریب اسی آگ میں اس کی بیوی ام جمیل بھی داخل ہو گی جو نبیٔ اکرم ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھا کر آپ کو تکلیف دیتی تھی۔

(5) اس کی گردن میں مضبوط بٹی ہوئی رسی ہو گی جس کے ساتھ اسے آگ کی طرف گھسیٹا جائے گا۔

سورۃ الاخلاص مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: کمال اور الوہیت میں اللہ تعالیٰ کا یکتا ہونا اور اولاد، والد اور ہمسر سے پاک ہونا۔

تفسیر: (1) اے رسول! کہہ دیں: اللہ تعالیٰ ہی الوہیت میں یکتا ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔

(2) وہی ایسا سردار ہے جس پر کمال و جمال اور سرداری کی تمام صفات ختم ہو جاتی ہیں اور جس کا قصد تمام مخلوقات کرتی ہیں۔

(3) وہ جس نے کسی کو جنم دیا نہ اسے کسی نے جنم دیا، یعنی اس پاک ذات کا نہ کوئی بیٹا ہے نہ باپ۔ (4) اور نہ اس کی مخلوق میں کوئی اس کا ہمسر ہے۔

فوائد: ❀ نعمتوں کا سامنا شکر سے کرنا چاہیے۔ ❀ سورۂ مَسَد نبوت کے دلائل میں سے ہے کیونکہ اس نے ابولہب کے بارے میں دوٹوک بتایا کہ وہ کفر کی حالت میں مرے گا اور وہ دس سال بعد حالتِ کفر ہی میں مرا۔ ❀ کافروں کے نکاح قابلِ اعتبار ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے لیے صفاتِ کمال کا ثبوت اور اس سے ہر قسم کے نقص و عیب والی صفات کی نفی ہے۔

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿١﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿٢﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا

وَقَبَ ۙ﴿٣﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ﴿٤﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿٥﴾ ع

1 ع 5 38

سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿١﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿٢﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿٣﴾

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ﴿٤﴾ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ

صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿٥﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿٦﴾ ع

1 ع 6 39

سورۃ الفلق مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: شرارتوں اور برائیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرنے کی ترغیب۔

تفسیر: ① اے رسول! کہہ دیں: میں صبح کے رب کی حفاظت میں آتا ہوں اور اس کی پناہ طلب کرتا ہوں۔

② ہر اس چیز کے شر سے جو مخلوقات میں سے تکلیف دیتی ہے۔

③ اور میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں ان برائیوں سے جو جانوروں اور چوروں کی صورت میں رات کو ظاہر ہوتی ہیں۔

④ اور میں ان جادوگرنیوں کے شر سے بھی اللہ کی حفاظت اور پناہ میں آتا ہوں جو گرہوں میں پھونکیں مارتی ہیں۔

⑤ اور میں اس کی پناہ میں آتا ہوں ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ ایسا کام کرے جس کی طرف اسے حسد لے جائے۔

سورۃ الناس مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: شیطان کے شر اور اس کے وسوسوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کی ترغیب۔

تفسیر: ① اے رسول! کہہ دیں: میں لوگوں کے رب کی حفاظت میں آتا ہوں اور اس کی پناہ مانگتا ہوں۔

② جو لوگوں کا مالک ہے، ان کے امور میں جیسے چاہے ردوبدل کرتا ہے۔ اس کے سوا ان کا کوئی مالک نہیں۔

③ وہی ان کا معبود برحق ہے۔ اس کے سوا ان کا کوئی سچا معبود نہیں۔

④ شیطان کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو انسان کو اس وقت وسوسے ڈالتا ہے جب وہ اللہ کے ذکر سے غافل ہو اور جب انسان اس کا ذکر کرے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

⑤ وہ اپنے وسوسے لوگوں کے دلوں میں ڈالتا ہے۔

⑥ اور وہ انسانوں میں سے بھی ہوتا ہے جس طرح جنوں میں سے ہوتا ہے۔

فوائد: ❀ اس سورت میں جادو ہونے کا اثبات اور اس سے علاج کا ذریعہ اور طریقہ بیان کیا گیا ہے۔

❀ وسوسوں کا علاج اللہ تعالیٰ کے ذکر اور شیطان سے اس کی پناہ طلب کرنے کے ذریعے سے ہوتا ہے۔

سورتوں کی فہرست

نمبر شمار	نام سورت	مقام نزول	صفحہ نمبر
1	سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ	مَكِّيَّةٌ	1
2	سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ	مَدَنِيَّةٌ	2
3	سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ	مَدَنِيَّةٌ	50
4	سُوْرَةُ النِّسَآءِ	مَدَنِيَّةٌ	77
5	سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ	مَدَنِيَّةٌ	106
6	سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ	مَكِّيَّةٌ	128
7	سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ	مَكِّيَّةٌ	151
8	سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ	مَدَنِيَّةٌ	177
9	سُوْرَةُ التَّوْبَةِ	مَدَنِيَّةٌ	187
10	سُوْرَةُ يُوْنُسَ	مَكِّيَّةٌ	208
11	سُوْرَةُ هُوْدٍ	مَكِّيَّةٌ	221
12	سُوْرَةُ يُوْسُفَ	مَكِّيَّةٌ	235
13	سُوْرَةُ الرَّعْدِ	مَدَنِيَّةٌ	249
14	سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ	مَكِّيَّةٌ	255
15	سُوْرَةُ الْحِجْرِ	مَكِّيَّةٌ	261
16	سُوْرَةُ النَّحْلِ	مَكِّيَّةٌ	267
17	سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	مَكِّيَّةٌ	282
18	سُوْرَةُ الْكَهْفِ	مَكِّيَّةٌ	293
19	سُوْرَةُ مَرْيَمَ	مَكِّيَّةٌ	305
20	سُوْرَةُ طٰهٰ	مَكِّيَّةٌ	312
21	سُوْرَةُ الْاَنْۢبِيَآءِ	مَكِّيَّةٌ	322
22	سُوْرَةُ الْحَجِّ	مَدَنِيَّةٌ	331
23	سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ	مَكِّيَّةٌ	342
24	سُوْرَةُ النُّوْرِ	مَدَنِيَّةٌ	350
25	سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ	مَكِّيَّةٌ	359
26	سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ	مَكِّيَّةٌ	366
27	سُوْرَةُ النَّمْلِ	مَكِّيَّةٌ	376
28	سُوْرَةُ الْقَصَصِ	مَكِّيَّةٌ	385
29	سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ	مَكِّيَّةٌ	396
30	سُوْرَةُ الرُّوْمِ	مَكِّيَّةٌ	404
31	سُوْرَةُ لُقْمٰنَ	مَكِّيَّةٌ	411
32	سُوْرَةُ السَّجْدَةِ	مَكِّيَّةٌ	415
33	سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ	مَدَنِيَّةٌ	418
34	سُوْرَةُ سَبَاٍ	مَكِّيَّةٌ	428
35	سُوْرَةُ فَاطِرٍ	مَكِّيَّةٌ	434
36	سُوْرَةُ يٰسٓ	مَكِّيَّةٌ	440
37	سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰتِ	مَكِّيَّةٌ	445
38	سُوْرَةُ صٓ	مَكِّيَّةٌ	452
39	سُوْرَةُ الزُّمَرِ	مَكِّيَّةٌ	458
40	سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ	مَكِّيَّةٌ	467
41	سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ	مَكِّيَّةٌ	477
42	سُوْرَةُ الشُّوْرٰى	مَكِّيَّةٌ	483
43	سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ	مَكِّيَّةٌ	489
44	سُوْرَةُ الدُّخَانِ	مَكِّيَّةٌ	495
45	سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ	مَكِّيَّةٌ	498
46	سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ	مَكِّيَّةٌ	502
47	سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ	مَدَنِيَّةٌ	506
48	سُوْرَةُ الْفَتْحِ	مَدَنِيَّةٌ	511
49	سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ	مَدَنِيَّةٌ	515
50	سُوْرَةُ قٓ	مَكِّيَّةٌ	518
51	سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ	مَكِّيَّةٌ	520
52	سُوْرَةُ الطُّوْرِ	مَكِّيَّةٌ	523
53	سُوْرَةُ النَّجْمِ	مَكِّيَّةٌ	526
54	سُوْرَةُ الْقَمَرِ	مَكِّيَّةٌ	528
55	سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ	مَدَنِيَّةٌ	531
56	سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ	مَكِّيَّةٌ	534

نمبر شمار	نام سورت	مقامِ نزول	صفحہ نمبر
57	سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ	مَدَنِيَّةٌ	537
58	سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ	مَدَنِيَّةٌ	542
59	سُوْرَةُ الْحَشْرِ	مَدَنِيَّةٌ	545
60	سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ	مَدَنِيَّةٌ	549
61	سُوْرَةُ الصَّفِّ	مَدَنِيَّةٌ	551
62	سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ	مَدَنِيَّةٌ	553
63	سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ	مَدَنِيَّةٌ	554
64	سُوْرَةُ التَّغَابُنِ	مَدَنِيَّةٌ	556
65	سُوْرَةُ الطَّلَاقِ	مَدَنِيَّةٌ	558
66	سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ	مَدَنِيَّةٌ	560
67	سُوْرَةُ الْمُلْكِ	مَكِّيَّةٌ	562
68	سُوْرَةُ الْقَلَمِ	مَكِّيَّةٌ	564
69	سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ	مَكِّيَّةٌ	567
70	سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ	مَكِّيَّةٌ	569
71	سُوْرَةُ نُوْحٍ	مَكِّيَّةٌ	571
72	سُوْرَةُ الْجِنِّ	مَكِّيَّةٌ	573
73	سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ	مَكِّيَّةٌ	577
74	سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ	مَكِّيَّةٌ	578
75	سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ	مَكِّيَّةٌ	580
76	سُوْرَةُ الدَّهْرِ	مَدَنِيَّةٌ	582
77	سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ	مَكِّيَّةٌ	584
78	سُوْرَةُ النَّبَاِ	مَكِّيَّةٌ	586
79	سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ	مَكِّيَّةٌ	587
80	سُوْرَةُ عَبَسَ	مَكِّيَّةٌ	589
81	سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ	مَكِّيَّةٌ	590
82	سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ	مَكِّيَّةٌ	591
83	سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ	مَكِّيَّةٌ	592
84	سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ	مَكِّيَّةٌ	594
85	سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ	مَكِّيَّةٌ	595
86	سُوْرَةُ الطَّارِقِ	مَكِّيَّةٌ	596
87	سُوْرَةُ الْاَعْلٰى	مَكِّيَّةٌ	597
88	سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ	مَكِّيَّةٌ	597
89	سُوْرَةُ الْفَجْرِ	مَكِّيَّةٌ	598
90	سُوْرَةُ الْبَلَدِ	مَكِّيَّةٌ	600
91	سُوْرَةُ الشَّمْسِ	مَكِّيَّةٌ	600
92	سُوْرَةُ الَّيْلِ	مَكِّيَّةٌ	601
93	سُوْرَةُ الضُّحٰى	مَكِّيَّةٌ	602
94	سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ	مَكِّيَّةٌ	602
95	سُوْرَةُ التِّيْنِ	مَكِّيَّةٌ	603
96	سُوْرَةُ الْعَلَقِ	مَكِّيَّةٌ	603
97	سُوْرَةُ الْقَدْرِ	مَكِّيَّةٌ	604
98	سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ	مَدَنِيَّةٌ	604
99	سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ	مَدَنِيَّةٌ	605
100	سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ	مَكِّيَّةٌ	605
101	سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ	مَكِّيَّةٌ	606
102	سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ	مَكِّيَّةٌ	606
103	سُوْرَةُ الْعَصْرِ	مَكِّيَّةٌ	607
104	سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ	مَكِّيَّةٌ	607
105	سُوْرَةُ الْفِيْلِ	مَكِّيَّةٌ	607
106	سُوْرَةُ قُرَيْشٍ	مَكِّيَّةٌ	608
107	سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ	مَكِّيَّةٌ	608
108	سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ	مَكِّيَّةٌ	608
109	سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ	مَكِّيَّةٌ	608
110	سُوْرَةُ النَّصْرِ	مَدَنِيَّةٌ	609
111	سُوْرَةُ اللَّهَبِ	مَكِّيَّةٌ	609
112	سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ	مَكِّيَّةٌ	609
113	سُوْرَةُ الْفَلَقِ	مَكِّيَّةٌ	610
114	سُوْرَةُ النَّاسِ	مَكِّيَّةٌ	610

الحمد لله رب العالمين